

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232845

UNIVERSAL
LIBRARY

مفید خلاق

حسب الارشاد جناب معالی القاب نواب لفٹننٹ گورنر بہاول

ممالک مغربی و شمالی

عنایت حسین نے تالیف کی

مبیطوری جناب ڈاکٹر آف پیبک انٹرکشن بہاول

ممالک مغربی و شمالی

الہ آباد

گورنمنٹ پریس میں چھاپی گئی

1st Edition, 500 Copies

Price per copy, 6 Annas

۱۹۴۹ء

جلد اول ... ۳ جلد
جلد ۲ ... ۶ جلد



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہزاروں شکر اور احسان اوس خالق النور جان کو اور سپاس بے مقیاس اوس
کریم کار ساز اور قادر مطلق خالق برحق کو واجب ہو کہ جس نے اپنی عنایت
عمیم سے واسطے ہمنامی بنی نفع انسان مع جملہ ذکور و اناث کے چراغ ہدایت
اور تعلیم فریضہ صراط المستقیم ہر ایک مذہب اور ملت میں روشن کیا تاکہ ہر شخص نطفہ حیات
سے نجات پا کر انوار تجلیات توحید سے شرف اندوز ہوں اور کام دنیا اور دین کے
سلیقہ اور دانش سے انجام دین اور لاتعداد منت اوس کبریاء برحق کو کہ جس نے
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو واسطے تبلیغ احکام ہدایت النیام کے مرسل فرمایا
اور خلائق کو چاہ ضلالت سے ہمسک عودۃ الوثقا باہر نکالا اور اپنی حکمت غائبہ
وقدرت کاملہ سے کشور ہندوستان کو مستخر و مطیع شاہنشاہ گلستان کا بنایا ابابندگا

ہندوستان جہل مرکب اور عادات ذمیرہ سے کہ جو موجب شر و فساد ہیں نجات پانین
 اور جو بہر دانش اور علم سے صفات حسنہ اور حیات ابدی حاصل کریں اور ہر طرح کی آس
 و آسائش زینت اور آرائش پائین سبحان اللہ یہہ اوس شہنشاہ خیر خواہ چنانہ
 ملکہ میر مظہر ظل اللہ کی بحایت کا ادنیٰ اثر ہی کہ ہر کوئی بخوف و خطر ہی ^{ضعیف} موثر
 کو رتبہ سلیمان ہی شیر و باد کا پاسبان ہی علم و ہنر کی فراوانی ہی ہنرمندوں کی قدر
 ہی دیو لاجپتہ شمار لبر ۷۹ (الف) مورخہ ۲۰ گرت ۱۸۶۸ عہد جناب مستطاب معالی القاب
 نواب کیم مراد صاحب بہادر لفظنت کو رتہ مالک مغربی و شمالی
 دام قبائلہ نے جو دیاب تالیف و تصنیف جاری ہو ہی اس خاکسار ذرہ بمقدار
 عنایت حسین کو بکمال غربت یہ حوصلہ دلایا کہ کچھ مطلب در باب فہام یعنی
 تعلیم نسوان جمع کروں ہر چند اس قدر لیاقت اور فرصت نہیں بارے مصدق
 برگ سببست تحفہ درویش + اس مختصر مطلب کو جمع کیا اور اوپر ایک مقدمہ اور چا
 فصل کے ختم کیا اور نام اسکا مفہد خلافت رکھا کہ قبول افتد ہی عوذ شر
 وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ +

مقدمہ بیچ ذکر نوال سلطنت سلاطین باضیہ ہندوستان سبب معلیٰ
 اور نگرازی گورنمنٹ انگلشیہ کی عنایتوں کی اور اپنا تجربہ در بارہ تحصیل علم
 فصل پہلی بیچ بیان نقصان خاص و عام سبب نہ پڑ پائے جانے عورت ہند
 کے دلائل عقلی اور نقلی سے فصل دوسری بیچ بیان لکھی پڑھی ہونے

عورت سلف صاحبین کے مذہب ہنود میں فصل تیسری در بیان عورت
خواتنہ صاحبین اہل اسلام فصل چوتھی تیسرے قوانین مکاتب نسوان شہر اطراف
در غیب آہنا۔

مقدمہ میں ذکر زوال سلطنت سلاطین ہندوستان سبب
بیجلی اور شکر گزاری گورنمنٹ انگلشیا کی عنایتوں کی راہ اپنی توجہ

دربارہ تحصیل علم

کتب تواریخ ہنود سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک ہند میں قدیم سے چرچا پڑھنے
اور لکھنے علم کا مرد اور عورتوں میں اور اجلے سے مدارس مرد اور عورت کا مثل لگایا گیا
کے از روئے رواج و مذہب کے چلا آیا ہے اور سلاطین سلف میں قبل ظہور
پر سرور یعنی اوتار سری مہاراج رام چندر جی دوسری کرشن جی بھدر راجگان سورج
و چندر بنسی تا براہہ جڈ شتر ویر بکر باجیت و بکرات سے لیکر راجہ بہوج و پرتھی راج وغیرہ
تک بنجیرا جاری ہا بلکہ عورتیں علم حاصل کرنے میں مردوں پر فائق ہو جاتی تھیں
اور اکثر راجگان سلف ایسے ایسے عالی ہمت اور رواج دینے والے علم کے ہوئے
کہ اپنے اپنے عہد دولت میں بہت سے مدرسے جا بجا جاری کیئے اور بعض
راجا تو اس قدر مصروف اس کا خیر تعلیم اور علم و ہنر کے تھے کہ جو اطفال پڑھنے لکھنے
میں غفلت اور کاہلی کرتے وہ جب تک اچھی طرح پڑھ لکھ لائق اور فائق نہ جاتے

تھے پابجولان رکے جاتے تھے اور قوم برہمن سے لیکر پنج ذات تک اشرط
 اور اوپاشنا سے تمام واقف ہوتے تھے پوٹھی بہکت مال سے یہ بات ثابت
 ہی اور راجہ بہت کے عہد دولت میں تمامی حایا خواص و عوام ذکر و انات پر ہی
 لکھی ہوتی تھی اور کوئی مرد اور عورت بعلم نہ ہتا تھا چنانچہ پوٹھی سرینیت گوت
 میں صاف مرقوم ہے کہ مایا دتی۔۔۔ نے اپنے شوہر میں کو علم پڑھایا اور نیز جملہ اخلاق مرد عورت
 کے نہایت درست اور بہتر ہوتے تھے اور فراوانی ملک و دولت کی اس ملک
 ہندوستان میں سوزاقرون ہی اسی سبب سے جملہ امور سلطنت درست اور انتظام
 پذیر رہے اور حکومت اور انتظام ملک جیسا کہ چلے ہے سلاطین باضیہ ہندوستان
 صرف باعث ترویج علم کے حاصل تھا اسی تعلیم کے سبب سے بیشتر مرد اور عورت
 کی عقل نہایت صائب اور سلیم و دور اندیش ہوتی تھی اور بادشاہ بھی حقوق رعایا
 کے پہچانتے تھے اور مصروف فہم خلایق رہتے تھے اور اہالیان مملکت کے
 حقوق پر غور اور انصاف سے نظر کر کے وہ عنایتیں مندول کرتے تھے کہ
 جو اب طریقہ اور شعار ہماری سرکار بدیاد نگلشتیہ کا ہے۔

بیان فاداری فوج

علیٰ ہذا القیاس جبار باب دربار وچہ عایا و برایا و سردار فوج بسبب علمیت کے
 حقوق اپنے پادشاہوں کے بجان و دل بکمال نکملائی و وفاداری بجالاتے تھے
 اور نتیجہ اوس تعلیم و عقل و دانش کا یہ تھا کہ مدتہا مدیت تک کسی طرح کا نوال مملکت

میں اور نقصان سلطنت میں پیدا نہوا اور سبب رواج علم کے ادب اخلاق
 باہم خاص و عام یعنی فیما بین اجہ و پر جا بہت اچھی طرح درست اور قائم رہے
 اور ہر آدمی بسبب علمیت و واقفیت کے موافق ضوابط و احکام دہرم شاستر کے
 اپنے اپنے دستور پر ثابت قدم اور مستحکم رہا جب تک کہ سلاطین ہندوستان
 کی توجہ اوپر ترویج علم کے بخوبی رہی ہر خاص و عام میں علم شائع اور رائج ہو کر
 تمامی امور بادشاہی و شعور نہایت خوش اسلوبی اور حسن سے تنظیم اور سر انجام
 پاتے رہے اور کسی طرح کا فتور امور مملکت اور قواعد سلطنت میں نہ آیا پھر جب کہ
 بعض سلاطین مصروف عیش و عشرت و مبتلائے خطائے نفسانی ہو گئے اور آئین
 جہانداری و ضوابط رعایا پروری میں خلل آنے لگا ابواب جنات مسدود ہونے
 لگے رواج علم کا سبب کم توجہی سلاطین کے کم ہوتا گیا کہ جس سے گلستان سلطنت
 اور بوستان مملکت میں ہر طرف سے باد صحر جہالت و حماقت چلنے لگی اور
 رفتہ رفتہ آداب و اخلاق و ضوابط ہر خاص و عام میں فرق گیا اور ترقی جہالت
 کی روز بروز ہونے لگی اور قواعد امور مملکت ایسے ناقص اور خراب ہو گئے
 کہ جسے زوال سلطنت سلاطین ہند کا ہو گیا۔

بیان آمد سلاطین اہل اسلام وغیرہ

انجام کار یہ نوبت پہنچی کہ ہر جانب سے دشمنوں نے قدم بڑھائے

یعنی گاہے نوشیروان پادشاہ ایران گاہے مامون شہادشاہ خراسان و گاہے

امیر ناصر الدین بکتکین و گاہ ہے سلطان محمود غزنوی و گاہ ہے سلطان مسعود و گاہ ہے
 شہاب الدین غوری و گاہ ہے علاؤ الدین غوری و گاہ ہے سلطان شمس الدین
 التمش و گاہ ہے سلطان بہلول لودی وغیرہ نے اپنی اپنی ولایتوں سے
 آ کر ہندوستان کو لوٹنا اور تاراج کرنا شروع کیا اور بزور شمشیر اسے اپنے
 قبضے میں لائے اور جیسا چاہا ویسا ہندوستان کو تہ و بالا کر دیا سلاطین
 و رعیت دونوں تباہ اور برباد ہو گئے ۔

بیان مکھڑمی فوج ہندوستان بابت ۱۵۷۷ء

بیشک سلاطین ہندوستان کی عقل اور دانش کو جبہ کم علمی لائق انتظام مملکت داری و تدبیر
 مقابلہ و دفعیہ مخالفین کے نہیں ہی تھی اور اہالیان سلطنت نے بھی غفلت
 اور حق فراموشی اپنے مالکوں کی اختیار کی تھی اور نیز بعض عایا اور فوج نے
 بسبب بیوقوفی اور جہالت کے خداوندان نعمت کے ساتھ بڑی بڑی سلوکیا
 اور مکھڑامیان کیں جیسا کہ فوج جہالت موج ہندوستانی نے ۱۵۷۷ء میں
 اپنی پیشانی پر نقش مکھڑمی اور ٹیکا بیوفانی کا لگا یا کہ قیامت تک نہ مٹانے
 مٹیکا اور چھٹانے چھڈیکا جیسی معزز و محترم تھی ویسی ہی وسیاہ و بدنام ہونی طرف
 یہ ہے کہ فوج مکھڑم بسبب جہالت و ناواقفیت اندیشی کے آپ تو دریا سے نامراد تھی
 ڈوبی مگر بہتوں کو غریب سجدت و پشیمانی کر گئی اس غدر میں دست اور دشمن کا
 امتحان ہو گیا افسوس کیا شامت تھی اور کیسی جہالت تھی ۔

بیان احسان فراموشی کا

احسان فراموشی کسی دین میں دین نہیں ہے اگر یہ لوگ با علم ہوتے تو یقیناً
 ہی کہ کچھ توحق و باطل میں تمیز کرتے اور سوچتے کہ کس بات پر ہم گہکتے ہیں
 اور کیوں بیوجہ زوسیا ہی اپنی کرتے ہیں اور مجرم ہوتے ہیں اور اس تکحرمی کا
 انجام کار کیا ہی ایک دن مرنا ہی خدا کو کیا جوار دینے سچ ہی جاہلون سے امید
 بہلائی کی نہ چاہیے بقول سعدی سرجام جاہل جہنم بود۔ کہ جاہل کوعاقبت
 کم بود۔ سر جاہلان بر سر دار بہ کہ جاہل نخواری گرفتار بہ۔

بیان عنایت سرکار کا

ہاں البتہ سلاطین باضیہ ہندوستان نے تو بسبب عشق و عشرت کے
 ایسی غفلت کی کہ جسکے سبب سے رواج علم کم ہو گیا اور جہالت بڑھتی گئی اور افلا
 محتاجی کاہلی اور بیعلیمی باشندگان ہندوستان کا تمغہ موروثی ہو گئی کہ باوصف تک
 سرکار انگلشیہ اب تک علم و ہنر نہیں سیکھتے اور سیاہی جہالت کی اپنے دلوں
 نہیں دور کرتے لڑکے لڑکیوں کی تعلیم میں اچھی طرح سے مصروف نہیں ہوتے
 ہماری گورنمنٹ انگلشیہ نے قدیم سے ایسی ایسی توجہ باطنی اور امداد اور دستگیری
 فرمائی ہے کہ اوسکا ہنر زبان سے بھی شکرا دہا نہیں ہو سکتا یعنی سولے اور عنایتوں
 اور مہربانیوں کے صرف ترویج علم میں کس کس طرح کی کوشش فرمائی ہے کہ لاکھوں
 کروڑوں روپیہ مصارف مدارس کے لیے صرف ہوتا ہے اس طرح شاہانہ کا

بلاشک یہی منشا ہے کہ جملہ رعایا سے ہندوستان چہ عورت و چہ مرد و خرد و کلان خاص و عام تاریکی جہالت سے پاک صاف ہو کر مدولت علم کے صاحب دانش اور فراست ہو جاویں اور جوہر انسانیت اور سلیقہ آدمیت کا حاصل کرین اور مثل باشندگان یورپ و دیگر اقالم کے یہ بھی صاحب عقل و شعور ہو کر خاطر خواہ ترقی اور شرف و سعادت لائیں اگر نتیجہ اس طرح کا نہ رہا خلا تو ہندوستان کو مل چکا ہے یعنی جن لوگوں نے مدرسوں میں داخل ہو کر پڑھنا لکھنا اسیکھا تھوڑی سی مدت میں مراتب اعلیٰ کو پہنچے کوئی اون میں سے منشی ہوا اور کوئی باجوہ لایا اور کوئی صدر الصدور اور کوئی پٹی اور رات دن اس ملک ہندوستان کے باشندگان پر انواع انواع کی عنایتیں مبدول ہیں +

بیان شکرگزاری

ای صاحبو ہندوستان کے باشندو خوشا نصیب تمہارے چاہیے کہ ہمیشہ کمال عجز اور فروستی سے درگاہ خداوندی میں سجدے شکر کے سجالات کہ حق تعالیٰ نے تمکو اپنے کرم خاص سے ایسی سرکار فاضل کے نخلستان اور سایہ عنایت میں تفویض کیا کہ رات دن ہمہ وجوہ وہ تمہاری بھلائوں اور فلاحوں کی خواہان اور جوہان رہتی ہی اور ہمیشہ تمہاری افرایش آرام و سعادت اور مال اور علم اور عقل اور طرح طرح کی بہتری منظور نظر خاص رکھتی ہو اور منشا یہ ایک تدبیر اور تجویز کا عرف تمہاری آسائش و پرورش ہی آب غور کرنا چاہیے کہ اور

انگلشیہ اپنے عہد دولت میں بہت سی تجویزین واسطے فلاح و آرام اور ترقی ہم لوگوں کے جاری فرمائیں مگر ہم لوگ ازراہ اپنی نادانی خواہ نخواہ ابتداء سے ترویج تجویز میں کہ جو سر اس ملک کے باشندوں کی آرام اور بھلائی کی واسطے تجویز ہوتی ہے کچھ کچھ نقص باطل اور اعتراض لاطائل اپنے وسوسے بہودہ سے بجائے شکر کے زبان پر ہمیشہ لاتے ہیں اور انجام کو اوس سے فوائد حاصل کرتے ہیں باوجود اسکے سرکار بقضائے اپنی دریاوہی اور عالی ہمتی کے ہمارے تقاریر باطل کو ہماری نادانی پر قیاس فرما کر عنایت سے ہاتھ شش کا نہیں اٹھاتی +

بیان اعتراض باطل

اب مقام غور ہی اور جائے انصاف کہ جب سرکار حشمت مدار نے اسکول واسطے لکھنے پڑھنے لڑکوں کے ہندوستان میں جاری فرمائے اور جا بجا مواقع مناسب پر ترغیب واسطے لکھانے پڑھانے لڑکوں ہمارے ہونٹوں کو دی گئی کہ کیا گفتگو سالہا سال ہوتی رہی بلکہ ہنوز باقی ہی آپس میں کہیں یہ نہ ہوتا تھا کہ صاحب یہہ اسکول واسطے کرستان کرنے لڑکوں کے بنائے ہیں جب لڑکے ہمارے ہمیں پڑھ جاویں گے تو وہ ہمارے دین سے پھر جائیں گے اور برادری میں موجب طعن و تشنیع ہوگا اور کوئی شخص یہہ عقلمندی خراج کرتے تھے کہ ابھی دین مذہب سے تو سرکار کچھ فراحت نہ کریں مگر جب

کچھ اپنا علم پڑھا لگی تو اس وقت ہمارے لڑکے کرشنین ہو جاویں گے اور کچھ لوگ جو زیادہ اپنے آپ کو عقلمند جانتے تھے آپس میں ایک دوسرے کو متنبہ کرتے اور کمال دروس سے یہ نصیحت فرماتے کہ بھول کر اسکول میں لڑکوں کو نہ پڑھوانا اور کوئی پیشہ اور کام سکھانا بہتر ہی مگر کالج میں پڑھوانا باعث بربادی دین و ایمان کا ہو گا غرض طرح طرح کی بیہودہ اچھل چوخبط کی وحشت انگیز باتیں طبعاً و بنا بنا کر شہرت، بیجاتی تہین واہ رسہ جہالت بقول شخصہ مصرعہ پرورش ایسی ہو اور جب کا صلہ ایسا ہو + اور کسی نے کسی کی فہمائش پر کمر خیال کر کے اور اپنا دل پکا کر کے اپنے لڑکے کو جو اسکول میں واسطے پڑھانا علم انگریزی وغیرہ کے بھیج بھی دیا تو اکثر مورد طعن خویش واقارب ہوا اور عورتیں تو بلا شک ازراہ جہالت کے اسکول میں جا کر کا پڑھنے جاتا تھا اور سکو بالکل کرشنین ہی جانتی تھیں +

احوال رستم

مجھے خوب یاد ہے کہ مدت زیادہ تیس برس سے گذری کہ جب آغاز سہ ماہی کا ہوا تو میرے والد نے مجھے بھی واسطے پڑھنے علم انگریزی کے سپرد پادری مسٹر روس صاحب اور کنڈن لائل ماسٹر کے کیا تو اکثر لوگ اعتراض کرتے رہے اور بعض بعض جاہل والد راقم سے ازراہ جہالت اور تعصب رو بردا کرتے تھے کہ آپ کو کیا مناسب تھا کہ اپنے لڑکا اپنا مدرسہ

انگریزی میں بھی باغض کہ اونکے جواب میں نیکو کت کیا چارہ تھا بلکہ صدق
 مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی: اور والدہ قسم ہر چند بحال نرجمی نہیں
 کرتے اور یہ جواب دیتے کہ ای صاحبہ انصاف شروا ہی کہ ملک ہندوستان
 عربی اور فارسی اور اردو قدیم سے جاری تھی اور کوئی باشندہ ہندوستان کا
 سچے علم سنسکرت کے زبان بھاشا و ٹھٹھ ہندی وغیرہ کے سوا دیگر علم اور زبان
 نہیں جانتا تھا جبکہ پادشاہان اسلام اپنی اپنی ولایتوں سے ہندوستان میں
 آئے اور اپنی زبان عربی اور فارسی اردو وغیرہ جاری کی کہ جو تمامی ساکنان
 ہندوستان میں مروج ہی اور بہت ہنود علم عربی فارسی وغیرہ میں کامل لا
 ہوئے اور اپنے دین و مذہب پر قائم چلے آتے ہیں پادشاہ وقت کی زبان
 سیکھنے سے بہبودی اور ترقی ملک کی ہوتی ہی اور بہتوں نے بوسیدہ زبانذاتی
 کے عمدہ عمدہ منصب اور تہہ حاصل کیے اور کسی طرح کا نقصان مذہبی متصو
 نہوا یعنی کوئی ہندو بسبب حاصل کرنے علم عربی اور فارسی کے مسلمان نہوا
 یہی حال سرکار گلشنیہ کے علم اور زبان کا ہی پس بہر حال زبان انگریزی مثل زبان
 شاہان ماضیہ کے اگر سچ ہو تو کیا قباحت ہی کسوٹے کہ پادشاہ وقت کا
 علم اور زبان لائق عزت اور تعظیم کے ہی اور رعایا پر واجب ہی کہ خوشی
 و رغبت اس علم کو سیکھے اور ذریعہ اپنی فلاح کا سمجھے کہ تحصیل کرنا علم کا شرعاً
 جائز ہی اور اس مقدمے میں فتویٰ بھی ہو چکا ہی تاہم بعض لوگ قیل و قال

لاطلاع کرتے ہیں قصہ سبب وفات والد کے یہ خاکسار تو اول مرتبت سے محروم رہا مگر اکثر طلباء ہمعصر میرے مستفیض علم انگریزی سے ہوتے اور بہت اون میں سے مراتب اعلیٰ کو مثل مولوی خیر الدین احمد خان صاحب بہادر میرے ہم کلتب کے پونچھ پہر جسے صد ہا بلکہ نہراہا طلباء صرف مدرسہ بریلی سے پڑھ کر کیسے کیسے مرتبوں کو پونچھ لے کہہ ہی اونس کے آبا و اجداد کو خواب میں بھی دو مرتبہ نلاکھا اب تو آنکھیں غرض کرنیوالوں کی کہل گئی ہوگی اگر بے انصافی ہی تو اب بھی چشم انصاف نہ کہو لیکن مگر اون حضرات سے ضرور یہ سوال کیا جاتا ہے کہ فرمائیے انگریزی پڑھنے والے جنھوں نے اسکو اون میں انگریزی پڑھی اور لکھ پڑھ کر لائق اور فائق ہو گئے اون طلباء میں سے کس قدر کثرت ہو گئے باوصف گورنمنٹ انگلشیہ کی اس پرورش نمایان کے اب تک ہمارے ہموطن چشم انصاف نہیں کہو لے اور پینہ غفلت گوش ہوش سے نہیں نکالتے اور دریائے جہالت سے ساحل ہوشیاری پر نہیں آتے ۱۸۶۴ء میں جناب مسٹر اورک مکٹزی ایڈورڈس صاحب بہادر سابق کلکٹر مجسٹریٹ ضلع بریلی دم اقبالہ نے بنظر فہام عام ازراہ ترجم اندھ محتاجوں کی پرورش اور پناہ کیواسطے بلا امتداد ایلم یعنی شفا خانہ اندھوں کا مقرر کیا اور گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے انتظام مجوزہ صاحب ممدو کو جس سے اندھے ایلیج گلی کوچے کی ٹھوکروں سے اور گدائی سے نجات پا کر غذا

اور دو اسے آسائش پابینِ نجوشی تمام منظور فرمایا جس وقت بلائیں تمام
 کی ایک عمارت نفیس بصرف ہزار ہا روپیہ کے تعمیر ہوئی اور حکم عام واسطے اجل
 ہونے اندھون کے جاری ہوا اور سوت ہر قوم کے اندھے اپنی اپنی شکل
 سے ازراہ کو زباطنی اور ہی راہ چلنے لگے جس اندھے سے حال بلائیں تمام
 کا جو صریح واسطے آسائش اور نکی کے بنایا گیا تاکہا جانا یہ ایک اندھا بھٹکا جہالت
 اور نافرمانی ایسی اپنی جا سے پناہ کو اپنا حق میں مضمر جھک رہے کہتا تھا کہ یہ
 محتاج خانہ واسطے کریشان کرنے اندھون کے سرکار نے بنایا ہی ایسا کہا
 کہ لاکر کریشان کریگی فوج جہالت موج تو پیٹ بھری تھی جو کار توں پر ۱۸۵۴ء
 میں اتہام لگا کر دنیا سے وسیا ہوا کہ معدوم ہو گئی لیکن ان اندھون محتاجوں
 اس بے شکل ٹول پر غور کرنا چاہیے بقول شخصے کہ سینڈ کی کو بھی
 زکام ہوا ہماری سرکار کو کسی وقت ساتھ اپنی رعایا ہنود اور اسلام کے چہ
 تعصب نہیں ہوا اور جب اسے انگہ والوں کو کریشان کرنا منظور نہ کہا
 تو اندھون کے کریشان کرنے میں زمین چینی کو کسی منفعت اور رونق حاصل
 ہوگی القصب قریب ایک سال کے یہہ شبہ باطل اندھون کے دل سے
 نہ گیا اور صاحب ممدوح الوصف کی عایت اور رحم دلی اور خدا ترسی جو صرف
 واسطے پرورش اور رفاہ کے تھی دل سے مہر و حال اون معذوروں
 رہے انجام کار یہ نتیجہ دکھلایا کہ وہ خیال باطل اور نقص عام تمبر ۱۸۴۵ء کو اندھوں

دلون سے بالکل دور ہو گیا اور اندھے خوب خوب راحت اور آسائیں حاصل
 کرنے لگے اور اکثر غیر ضلعوں سے بھی اندھے آئے اور اونھوں نے
 یہاں کے علاج مناسب سے بہت حالِ اِدویہ مجربہ راقمِ صحت پائی اور اونکو
 اقسام کی دستکاریاں مثل چلون پانی و شطرنجی پانی و صناعتی بید اور ٹمواں ^{کریپٹو}
 سکھائی گئیں اب رات دن دے سے ترقی ملک دولت سرکار میں ^{مشغول} بدل
 ہیں یہ نقص بھی نتیجہ جہالت کا تھا اگر یہ اندھے جاہل نہوتے تو ضرور سمجھ
 لیتے کہ جس حالت میں بنیا لوگوں کو سرکار کریشان کرنا منظور نہیں فرماتی پس
 ہم اندھوں کو کریشان کرنے سے کونسا فائدہ ہی اور یہہ خاکسار بھی بسبب
 قدر دانی حکام خصوصاً مہربانی صاحبِ مدوح کے اس امر خیر ورفاہ عام میں بصدقہ
 قول **سعدی** اگر بنیم کہ نابینا و چاہست ہو اگر خاموش بنشینم گناہست
 ہمہ تن ایسا مصروف ہو کہ بغایت الہی اقبال لایزال سرکار ذوالاقتدار اور اپنی
 تدبیر و ن سے اور محنتوں سے اوسمیں کامیاب ہو اور بوجہ قدر شناسی حکام
 ضلع یعنی جناب صاحب کلکتر بہادر پیشگاہ جناب معلی القاب عالم نپاۃ فلک ^{بارگاہ}
 جناب **نواب لٹنٹ** گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی و اہم مقام
 سے بعتلے ہسناد متواترہ و تحسین و آفرین بانی باجلاس دربار گورنری و اہم
 اہم فروری ۱۸۶۷ء مقام اکبر آباد عزت حاصل کی اور مفصل حال ملاحظہ کتاب
 چشمان فیض سے کہ راقم نے تالیف کی ہی وضع ہوگا فقط اسی عزیز و ہم تو سمجھا

دیتے ہیں ماننا نہ ماننا تمہارا کام ہے صر عامہ برسولان بلاغ باشند و بسن و ہم
 دو سو اس کو دل سے دور کرو بقول شخصے وہم کی دو اتمان کے
 پاس بھی نہیں ہے

التماس قسم

جو صاحبان عقل و انصاف ہیں اونکی زندات عالیہ میں یہ التماس ہے
 کہ ازراہ غور اس تقریر کو جو یہ فقیر حوالہ تحریر کرتا ہے بگوشت و انسان اور جو میرے
 التماس میں کچھ نقص و قباحت ہو اسکو بظرف عفو اصلاح فرمائیں ای صاحب ملک
 ہندوستان کے باشندو جس حالت میں گمان تمہارا نسبت تعلیم لڑکے کے غلط نکلا
 یعنی برخلاف تمہارے ہم و خیالات کے وہ لڑکے جنہوں نے کالجوں
 انگریزی پڑھی تھی اونھیں کالجوں سے اور علموں میں بھی مثل عربی و فارسی اردو
 و سنسکرت ناگری ہندی ہندسہ حکمت جبرئیل ریاضی تاریخ جغرافیہ
 منطق وغیرہ کے ماہر ہو گئے اور آداب و اخلاق انکے ایسے اچھے ہو گئے
 کہ جنسے ماپ وادوں کے نام روشن ہو گئے اور انکی بول چال نشست
 پر نشست لباس پوشاک آداب و اخلاق ایسے عمدہ ہوئے کہ انکے والدین
 کی عزت بلکہ فخر خاندان ہو گئے اور ہنچشمون میں بھی صاحب عزت اور توقیر ٹھہرے
 اور سرکار سے بدولت اوس علم کے انکو کیسے کیسے عمدہ عہدے اور ممتاز خدمتیں
 مشاہرہ بیش قرار مناصب شیننی و ہنگامی حکام حاصل ہوئے اور اب بھی

ہمیشہ ترقی عمدہ و افزونی مشاہرہ منصب و عزت حاصل ہوتی جاتی ہے اور کیسے
 اپنے مکان رہنے کو نفیس نفیس غذائیں کھانے کو سترے سترے لباس
 پہننے کو بہتر بہتر سواریاں چڑھنے کو روپیہ پیسا خرچ کرنے کو میسر ہوا اپنے
 ہم وطنوں اور ہمچشموں میں ممتاز ٹھہرے اور بحال فراغیالی سب میں دنیا کے
 کام آراستہ کیے یہ صرف تصدق سرکارِ حشمت اقتدار کی عنایت کا جواب
 تہ دل سے وہ طلبا شکر گزار عنایتوں سرکار کے ہیں کہ جسکے سبب بعیش
 تمام گزراں کرتے ہیں یقین ہے کہ انکو بجز بیخ بعلی عورات کے کہ جنگلی صحبت
 ناگزیر ہے اور کوئی بیخ نہوگا اور والدین اور طلبا کے کہ جنگلی اولاد نے افلا
 او نھوں کا صفحہ روزگار سے مانند حرف غلط ایک قلم مٹا دیا کیسی ہی عین
 ترقی ملک و دولت سرکارِ انگلشیہ کی رات دن کرتے ہونگے اور جن لوگوں
 نے جھوٹی بندشیں اور اتہام بازہ کر اپنی اولاد کو فیض تعلیم سے محروم کہا
 وہ پڑھے لکھے لوگوں کی آرام و فراغت دیکھ کر کیا کیا غصے اور غضب سے اپنی
 بے تمیزی پریشان اور شرمندہ ہوتے ہونگے اور اپنے جی میں کہتے ہونگے
 کہ افسوس ہم نے کیوں اپنی اولاد کو کالج میں تعلیم نہ کرایا آج ہمکو بھی یہ عزت
 اور راحتیں حاصل ہوتیں اور انکی اولاد بھی جو اپنے والدین کی حماقت سے
 محروم رہی اپنے ہم عمر بچوں اور ہم وطن بھائی بندوں پر جو بدولت تعلیم کے
 مراتب اعلیٰ کو پونچھے کیا کیا رشک کرتے ہونگے اور حسبوقت اپنی عسر و مشام

اور تباہی نال اور جہالت پر غور کرتے ہوئے تو کیا مان باپ کے حق میں ہو جا
 نہ دیتے ہوئے کہ افسوس علم کو بڑا جانکر سکھو مدرسہ انگریزی میں تعلیم نہ کرانی اور اس
 دولت سے محروم رکھا کیوں صاحب جو سچ بھی کہ ناوان دوست سے داماد دشمن
 بہتر ہوتا ہی کس واسطے کہ جاہل انجام کار کو غور نہیں کرتا مگر مراد خیر میں مبارک
 بندہ ایست *

بیانِ واجِ علمِ بعدِ سلاطینِ اہلِ اسلام

واضح ہو کہ ہندوستان میں بعدِ سلاطینِ اہلِ اسلام رواجِ درس و تدریس
 ما بعدِ سلطانِ اورنگِ زیبِ عالمگیر جاری ہوا اور عہدِ عالمگیر سے لیکر تاحاضر دیگر
 سلاطینِ بیاعتِ ظہورِ انواعِ فتنہ و فساد کی ہوتی گئی اور سلسلہِ تعلیمِ علوم کا بند ہو گیا
 اور اگر کہیں جاری بھی ہا تو قدر دانی اور سکی جسی چاہیے ویسی نہ ہوتی بارے حد
 کے فضل سے جب سے یہ ملک سرکارِ گردونِ قارا ککاشیہ کے قبضے میں آیا
 تب سے یہ ملک ہندوستانِ جنتِ نشانِ مہدِ منجِ امان ہو گیا کیونکہ کمال
 فیاضی اور دریا دلی سے باقضا سے بند بستی تمامی ممالکِ محروسہ میں بھرنِ جلیل
 سرشتہ تعلیم کا جاری فرمایا اور عمدہ عمدہ فاضل ولایت سے انگریزیدان اور فضلا
 عربی و فارسی مدارس میں مقرر کیے جسکی تعلیم سے سال بسال ہزاروں طلباء
 بتصدق جنابِ ملکہِ معظمہ اور بیکوشش و عرقِ ریزی افسرانِ سرشتہ کامیاب ہو
 جاتے ہیں اور تازگی جہالت کی ہندوستان سے وقتاً فوقتاً رفع ہوتی جاتی ہے جو

غفلت نقصان ہوا وہ ہوا آئینہ ترویج علم میں ہر خاص و عام پر واجب ہے کہ کم
 ہمت کی باندھے اور دفع جہالت میں بل مصروف ہو جائے جبکہ یہ بات ثابت
 ہوئی کہ اعتراض کرنیوالوں کا کان غلط تھا اور پڑھنے لکھنے کا فائدہ جو طلباء کو
 حاصل ہوا بسنے ملاحظہ کر لیا تو اب چاہیے کہ کمال خوش اعتقاد می سے اپنی
 اپنی اولاد کو لڑکے ہون خواہ لڑکیاں علم سے محروم نہ رکھیں اور جو تدریس و اسطے
 بہلائی ہم لوگوں کے سرکار سے جاری ہوں اور کونو غور سوچیں اور سمجھیں اور
 ان اپنی شناپ ہوئی باتیں دل سے نہاویں اب بھی بہت لوگ ایسے ہیں کہ وہ
 فائدہ علم کا اپنے اور اپنی اولاد کی واسطے حاصل نہیں کرتے اور غفلت سے
 لڑکے لڑکیوں کو مدارس میں پڑھانا معیوب جانتے ہیں اور ایسی دولت لایزال
 سے ناحق محروم رکھتے ہیں انجام کار شیطان ہونگے اس محل پر ایک نقل
 مناسب حال جو اس حقیر نے ایک کتاب میں لکھی ہے بیان کی جاتی ہے نقل ہے
 کہ شیطان ملعون ایک روز کسی پانکارے تخت پر بیٹھا اجلاس کر رہا تھا اور بجا
 سے اور شیاطین زیر فرمان اس کے آکر اپنی اپنی کارگزاری کی خبریں سناتے
 تھے کبھی ہمتے فلاں نے بنی آدم سے خون کرا دیا اور آج فلاں شخص سے
 زنا کرا دیا اور فلاں شخص سے جو ہڑتہ لہو او یا غرض ہر تاع اخبار ضلالت و
 جہالت کے مسر ہو جاتا تھا اور موافق افونکی کارگزاری کے اپنے تابعدار و
 قدر دانی کرتا جاتا تھا کہ اسمین ایک شیطان نے آکر یہ خبر سنائی کہ آج میں نے

فلانے لڑکے کو کہیں میں ایسا مشغول کیا کہ وہ لکھنے پڑھنے سے باز رہا اور
 مکتب کو گیا بجز دس منٹ اس خبر کے بچاں فرست و مسرت شیطان علیہ اللعین
 اپنے تخت پر سے اتر آیا اور تعظیم و تکریم اس شیطان کو گلے لگا کر تخت پر
 برابر اپنے بیٹھایا اور بہت قدر و منزلت کے ساتھ انعام و خلعت سے سرفرا
 کیا تمام شیاطین حضار و بارے نے براہ حسد کہا کہ جس نے بہت بہت کار نمایاں
 اور لگا اس قدر انعام نکلا کہ جو مکتب سے ایک لڑکے کے یہ کامیوں کو عنایت ہو
 جواب دیا کہ البتہ تمہاری کارگزاری میں شک نہیں لیکن اس شخص نے بنیاد پر
 اور فساد کی اور گناہوں کی گویا قائم کی ہے یعنی اگر یہ لڑکا بعد میں کچھ تو مطیع رہا
 مرضی کا ہوگا اور سبب تعلیمی کے کچھ خیر و شرمین امتیاز کر کے تو مکتب انواع جو تمام
 و نافرمانی کا ہوتا رہیگا اور اگر پڑھ جاتا تو راہ مستقیم اختیار کرتا اور میرا دشمن ہوتا
 بیان خلاف مذہب جہنما لڑکیوں کے پہاڑوں
 ایسا جو اس مقام پر خوب تامل سے غور فرماؤ کہ لڑکے لڑکیوں کے نہ پہاڑوں
 سے کیسا ہماری نقصان دہ اور دین کا ہوتا ہے اس زمانہ میں بسبب طہین
 لکھنے کے ہر کوئی کو سببِ حلیٰ بہت جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا بفضل خداوندی
 رعنایت گورنمنٹ حاصل ہوئی مگر صحبت عورت جاہل سے اور کو نجات نہیں
 ملی ہو اور صحبت جاہل کی بقول سعدی سانپ سے بھی بُری ہی عیبت تراژد ہاگر بو
 یار غارہ ازان بہ کہ جاہل بود عکسارہ نہ جاہل حذر کردن اولی بود ہاگر و

سنگ دنیا و عقیقی بودہ۔ عاقل کو ناگوار ہوتی ہی بالفصل ہندوستان میں دستور
 ہی کہ عورت کے پڑھانے لکھانے کو بعض لوگ معیوب جانتے ہیں حالانکہ
 پڑھانا لکھانا نسوان کا عین مصلحت اور خلافت و واج اس ملک اور دیگر اقالم کے
 نہیں ہی لیکن جب نے کر تعلیم نسوان کیا جاتا ہی تو اس ملک کے اکثر لوگ بیچارے
 سے متوجہ نہیں ہوتے اور خود دریافت کیجئے کہ کس وجہ سے لڑکیوں کو
 نہیں پڑھواتے تو وہی جواب معقول نہیں دیتا کوئی شخص جاہل یہ کہتا ہی
 کہ اس ملک میں قدیم سے واج لڑکیوں کے پڑھانیکا نہیں ہی اور کوئی صاحب
 ہیں کہ لڑکیوں کا پڑھانا مذہب ہندو میں درست نہیں اور کوئی یہ بتاتے ہیں کہ شر
 سے لڑکیوں کے پڑھانے لکھانے کا حکم نہیں ہم کیونکر پڑھائیں جب اون
 صاحبوں سے یہ کہا جاتا ہی کہ لڑکیوں کے پڑھانیکا واج کب سے ہندوستان
 سے جاتا ہا اور آپ نے کس تواریخ میں دیکھا یا کسی سے سنا ہی بتلائیے اور
 کون سے پنڈت صاحب نے کس پوتھی کے کون سے اشلوک سے بیو
 امتناع تعلیم عورت کا جاری کیا ہی اور کون سے مولوی صاحب سے مسئلہ یافتھی
 عورتوں کے پڑھانے جائیکا معلوم ہوا تو اس بات کے جواب میں بہت خفا ہو کر
 بعض بعلم لڑنے کو طیار ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے کیا مذہب عیسائی
 اختیار کر لیا ہی عرض کہ مطابق قول حکما کہ نادان کی سخت بات سے سنجیدہ ہونچا
 بھی نادان ہی ہمت و دجھونی وار اوکلی شمشیر غضب کا سپر و علم پر لیکر منت خوشامد

بنجھلیا جاتا ہی اور بصاحت حال نفع اور نقصان جہالت نسوان اور نسے عرض کیا جاتا
 ہی مگر وہ ہم و وسوسہ اس استقدر دلون پر کال نقشب فی الحجج ہو رہے ہیں کہ پتہ غفلت
 کو گوش ہوش جہالت سے نکال کر اس حقیقت کو نہیں سنتے کہ نہ پڑھانے سے
 اور کیوں کے کیسی کسی خرابیاں اور نقصان اور زریباریاں اور دل آزاریاں اور بے انتظامیا
 پیدا ہو رہی ہیں اور فی الواقع جس قدر فتنہ و فساد مثل بد اخلاقی بد زبانی عیاری شر سنجوی
 قمار بازی چوری تماشہ مینی جوہر دون سے ظہور میں آتی ہیں مبدازان سب باتوں کا
 یہی عورتیں ہیں اعنی وہ لوگ کہ پین مین جاہلہ عورات کے نام پر رہتے ہیں
 اور توکی ہی عادتیں سیکھ جاتے ہیں انجام کو وہی علم اور اخلاق سے بے نصیب
 رہ کر کچے شہدے بدکار حرامخور خدانام ترس مغرور فتنہ انگیز خانمان برباد محتاج
 پر ایامال تکلنے والے مکار بدنام ہو جاتے ہیں اور اسی پر بی علم عورتوں کو لڑکیوں کو قیاس
 کرو چہ ہی جو کچھ ہی سو علم ہی کہیت بدیاتین دان گیان دھیان ہوتے ہیں
 جلنے پر انسو بھگوان ہی + بدیاتین ابدیا چھوٹے بدیاتین سکھ لوٹے بدیاتین
 دلدر کہوٹے جانن جہان ہی + بدیاتین اگم سو جے بدیاتین برس بوجے بدیاتین
 سبحانچ ہوت سمان ہی + بلاس کب کے سب من مین بچا دیکھو بن پر
 بدیا نرسپو کے سمان ہی +

فصل اول بیچ نقوت حاصل عام سبب بڑھانے جانے عورت

ہند کے دلائل عقلی اور نقلی سے

ای بہاویہ غفلت اور کاہلی کو کام نفاذ و درہم و دوسواں کبول سے دور کر کے
 ذرا کمر ہمت کی مردانہ وارحیت باندھو لڑکیوں کی تعلیم کا رواج پانا گویا لڑکیوں کی تعلیم کا
 سہرا بنجام اور انتظام ہو کہ پہلے اول تو جو لڑکیاں چھوٹی عمر میں تعلیم پانگی تو بہتر حکم سمیٹا
 فضول دواہیات سے جیسا کہ آج کل جاہل عورتوں میں مروج ہیں محفوظ رہیں اور
 آغاز عمر سے ان کے اخلاق اور اطوار اچھے ہو جاویں گے اور سب نیک باتیں جو کتابوں میں
 لکھی ہیں یاد رکھیں گے کہ لڑکیوں کا پڑھنا بڑھانے تک یاد دہنا ہی نیک اطوار ہے
 والدین اور بہر عزیز واقارب کے ہونگے تو ان کی شادی بھی اچھے شخص سے لکھے
 کے ساتھ ہوگی اور سبب فضل علم کے حق شوہر کے بخوبی اور گریگی اور شوہر بھی ان کی
 قدر و منزلت یادہ کرتے رہیں گے اور جب ان کی اولاد ہوگی تو بچپن ہی سے انہی مان
 کی عادتیں اور چال و چلن بات چیت سیکھیں گے لفظ ہر بات میں درست ہوگا پڑھانے
 لکھانے سے جلد ہوشیار ہو جائیں گی اور کجا ب کتاب اور گہر میں مشغول لکھنے پڑھنے کا
 دیکھیں گے ضرور جلد تحصیل علم سے فراغت پاویں گے جاہل عورتوں کے لڑکے کے اول تو
 لڑکیوں میں غلط بیجا ورہ بول چال مان کی سیکھ لیتے ہیں کہ جب کا اثر ان کے
 دل اور زبان سے بہت محنت اور دشواری سے دور ہوتا ہو اور جب وہ واسطے

تعلیم کے سپرد معلم کے ہوتے ہیں اور سوقت وہ اپنے ایک کو ایک عذاب میں گرفتار
یا اگر طرح طرح کے طیلے اور بہانے اور استاد سے بیان کر کے کہیں کو وہ میں اپنے
آپ کو مصروف کرتے ہیں اور اگر میں اگر مان سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم بڑے آئے
غرض جاہل عورتوں کی اولاد اس طرح کہا نے اپنے اور کہیں کو وہ میں اپنی اوقات ضائع
کرتی ہے۔

فائدہ عام عورتوں کے خواندہ بننے کا

اگر صاحبہ اگر لڑکوں کی ماں پڑھی ہو تو کیونکر لڑکا دیکھو گا دیکھو اوقات عزیز اپنے
بچکان کر کے خود مان بن سنے اور پڑھاوے اور لڑکا جلد مراد کو پہنچ جاوے
اور اس طرح اگر مان پڑھی لکھی ہو تو لڑکیوں کی تعلیم بھی مناسب طور پر کرے اور جاہل عورت
جو خود بے ادب اور بے سلیقہ ہوتی ہیں وہ اپنی اولاد کو کیا نیک و شریعہ دار بنائی اور کیا
اپنی اولاد کے اخلاق مہذب کر سکی بقول شخصے مصرعہ او خوشترن گشت کر بربری کند
قطع نظر اسکے عورتوں کے پڑھے لکھے ہونے میں ایک یہ بڑی منفعت ہے کہ اگر عورت
پڑھی لکھی ہوگی تو ضرور ہی اپنی اپنے شوہر کی اور جمع خرچ اور سکا قلب بند کر لگی اور خرچ بے
اندازہ اور خرچ بے ترتیب نہونے پاویگا برخلاف جاہل عورتوں کے کہ جو روپیے
پیسے کو اپنے شوہر کے ایسی بے تمیزی سے خرچ کرتی ہیں کہ حساب کے وقت کچھ
یا درہا کچھ نہ با شوہر کو اس پر بدگمانی تغلب و تصرف کی ہوتی ہے اور اعتبار امانت داری کا اوپر
نہیں رہتا اور گاہے ایسے حساب میں بچ بھی واقع ہو جاتا ہے اور چونکہ انتظام خرچ

خانہ داری عورتوں کی تجویز اور تدبیر پر منحصر ہے اور نوکری چاکری سفر سوداگری و دکانداری وغیرہ مردوں پر اسی طرح بند و بست مصارت خانہ داری جنس خورد و نوش روزمرہ متعلق عورتوں سے ہے اگر عورت پڑھی لکھی ہوگی تو بہت خوبی سے انجام کار ہوگا اگر جاہل ہی تو بے تمیزی اور بد انتظامی ہوگی اور روپیہ کی جگہ دو روپیہ خرچ ہونگے حساب پوچھنے سے جنگ وجدل ہوگی ❖

در بیان اسکے کہ جاہل عورتیں شوہر کی فراجدانی نہیں کر سکتی ہیں جاہل عورتوں کا شوہر جب کبھی کسی رنج اور فکر میں مبتلا ہو کر باہر سے گھر میں آتا ہے تو وہ باقضا بے جمالت قیافہ شناسی نہیں کر سکتیں بلکہ کچھ ایسا نامعقول فرما کر کہ جسکے سننے سے فکر اور رنج پیدا ہو کر ننگتی ہیں یا فرمائش بے وقت روپیے پیسے کپڑے والے آٹے و نمک تیل ایندھن وغیرہ کی کرتی ہیں عورت واسطے ہمدھی اور دل داری شوہر کے ہی سو جاہل عورتیں بسبب بوقوفی کے اور بیعلمی کے شوہر کی فراجدانی اور حق شناسی نہیں کر سکتیں اور حق خدمت بجا نہیں لاتیں تفریح طبع ان کی صحبت سے حاصل نہیں ہوتی اگر جاہل عورتوں کی صحبت سے مردوں کے گھر برباد ہو جاتے ہیں بقول سعدی بیت زن بد در سراے مرد نکوہ ہمدین عات

دوزخ اور
بیان پونھی سہریت بھاگوت کے ہم شات سے حق شوہر کا
پونھی سہریت بھاگوت کے دشمن اسگند اوہیے تینیسویں میں لکھا ہے کہ سر کی

نے گوپون کو درباب اطاعت شوہرون کے یہ ہدایت کی کہ استری کو لازم ہے
 کہ کیسا ہی شوہر اوسکا خراب بیمار اندھا کوڑھی کیوں نہ ہو لیکن عورت کو اوسکی خدمت کسنا
 اور اوسکو ہر طرح رضی رکھنا باعث ہماری خوشنودی کا ہے اور اس سے فضل کوئی عبادت
 نہیں آئیں عورت کی کائنات ہی اور استری کو اپنے پٹ سے جدا ہو کر کسی تیرتھ کو جانا
 سخت گناہ ہے یہ بات سرکیشن جی نے اوسوقت کہی تھی کہ جب گوپیان اپنی جدائی
 کے رنج میں مری کی آواز شکر جھنگل میں آپ کے پاس حاضر ہوئی تھیں اب مقام غور
 کا ہے کہ جب سرکیشن جی ایسا حکم دین اور عورتیں بلا حکم شوہر کے تیرتوں وغیرہ میں
 جاوین جیسا کہ اب واج ہے اور اوسمیں نجات اور کٹ اپنی سمجھیں کیسی خطا ہے بسبب
 جہالت کے عورتوں سے ظہور میں آتا ہے اگر پڑھی لکھی ہوں تو کیوں ایسا کریں شوہرون
 کی خدمت فرض عین جانکیر وقت اذکو رضی کہیں اور ذریعہ اپنی نجات کا جانیں مسلمانوں
 کے مذہب میں بموجب حکم شریعت کے عورت پر حق شوہر کا اسقدر ہے کہ حدیث شریف
 میں وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو سولے خدا سے تعالیٰ کے بندہ پر سیکو سجد کرنا
 درست ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہرون کو سجدہ کیا کریں سو عورتیں
 اکثر خلاف مرضی شوہر کے عمل میں لاتی ہیں یعنی اکثر مقابرا اور زیارتگاہوں پر بلا اجازت
 شوہرون کے جاتی ہیں اور اکثر بسبب معلیٰ اور بد اخلاقی کے شوہرون کو بہت مین
 از روہ کرتی ہیں یہ بات محض بوجہ معلیٰ کے اوستے ظاہر ہوتی ہے اگر لڑکیاں پڑھانی لکھانی
 جاوین تو شرع کے حکم سے واقف ہو کر حق اپنے شوہرون کا خوشی تمام واکریں ❖

بیان لڑکیوں کی تعلیم کا لحاظ لڑکوں کی تعلیم سے زیادہ چاہئے

درباب تعلیم کے لڑکوں سے لڑکیوں کا زیادہ تر لحاظ رکھنا چاہیے کیونکہ سولے کے اگر
 بیعلیمی اور جہالت کے سبب سے مرد سے کوئی خطا یا کسی طرح کا گناہ یا بدکرداری
 ظاہر ہو تو لوگ چند ان گشت نامہ نہیں کرتے اور پہاڑ گروہ مرد اپنی خطا سے توبہ کر کے
 تائب ہو جاتا ہے تو پہاڑ کوئی ذکر بھی نہیں کرتا بخلاف عورتوں کے کیونکہ اگر کوئی عورت
 نامناسب بیعلیمی اور بیوقوفی کے عورت سے سرزد ہو جاتی ہے تو وہ فی الفور طشت ازبام
 ہو جاتی ہے اور شوہر اور باپ بھائی وغیرہ رشتہ داروں کی موجب ہتک حرمت ہوتی
 ہے جیسا چھپاس ملک میں اکثر مردوں نے بسبب ایسی ہی بدامیوں کے قتل نفس کیا کسی کو
 مار کر مگئے یا وطن چھوڑ دیا اور وہ الزام اور بدنامی بدتوں اور انکی قوم اور برادری میں سے
 نہ گئی اگر عورتیں ٹیھی لکھی ہوں تو علم کی برکت سے خداوند تعالیٰ انکی عصمت قائم رکھے
 اسی بہاؤ پر ہانا لکھنا لڑکیوں کا سہرا بہتر ہے۔

بیان بعض قوم ہنود میں دلہن کی طرف سے دولہہ والوں کو

روپیہ دینے کا

بعض قوم ہنود میں رواج ہے کہ جب بیاہ شادی ہو تو دلہن والے دولہہ کو سوا
 اسباب ہیر معمولی کے سو دو سو تہاڑ دو تہاڑ بقدر اپنے مقدر کے اور اگر پاس نہ ہو

تو قرض لیکر دیتے ہیں اور وہ روپیہ کچھ خوشی سے نہیں دیتے ہیں بلکہ جبراً دینا پڑتا ہے
 اور شادی سے پہلے اوس روپیہ کی قرارداد ہو کر قسطنین مقرر ہو جاتی ہیں اگر دولہا
 روپیہ دینا قبول نہ کرے تو اسکی لڑکی کی شادی نہ ہو اور کوئی لڑکا اسکو قبول نہ کرے
 طرفہ یہ ہے کہ روپیہ لیکر بھی دولہ کی جانب سے گویا احسان بتایا جاتا ہے وہ وہ کیا
 عجب رسم ہو شاید دولہ کے خاندان میں لڑکیاں پیدا نہ ہوتی ہوںگی بلاشک یہ بات
 ناخواندہ عورتوں کے سبب سے مروج ہوئی ہے یا شاید رواج پانے اس رسم کا یہ ہے
 کہ لڑکے پڑھے لکھے صاحب ہنر و دانشمند ہوتے ہیں اور لڑکیاں محض ناخواندہ
 اسلئے خواندہ لڑکا ناخواندہ عورت سے تاوان اسکی جہالت کا لیکر بنت اسکو اپنی
 ہم صحبتی میں اختیار کرتا ہے اور باوصف اوس دینے روپیہ کے بھی عورت جاہلہ بہائم
 سیرت شوہر کی نظر میں عزت نہیں حاصل کر سکتی بلاشک اس دستور روپیہ فیے جانے
 نے صرف عورتوں کی تعلیمی بے تمیزی سے رواج پایا اگر عورتیں پڑھی لکھی ہوتیں تو
 لڑکے والے کیوں اسقدر روپیہ لڑکو دیتے بلکہ دولہ والے دولہن کے علم اور ادب
 اور ہنر کی دولت کو روپیہ سے یا وہ غنیمت سمجھتے ایسا جو چاہئے کہ لڑکیوں کو خوب
 لکھا پڑھا دیکھو اسلئے کہ ہمیشہ زمانہ ایک حال پر نہیں رہتا اگر کسی وقت روپیہ نہ تو لڑکی
 کی شادی ہونا دشوار ہوگا اور اکثر اس رواج کے باعث مفلسوں کی لڑکیاں نکاح اجوا
 ہو گئی ہیں +

ہندوستان کی عورتوں کا طبیب نامحرم کے رو بہ آنا بسبت معلیمی کے

ہندوستان کی عورتیں کسی غیر شخص کے رو بہ و نہیں آتیں بلکہ آواز سننے اور سنا نیکو بھی معیوب جانتی ہیں بلکہ سوے چند رشتہ داروں کے مثل حقیقی باب چچا اور بھائی حقیقی ماموں حقیقی بہا نجا حقیقی بھتیجے کے اور رشتہ داروں کے بھی سامنے ملنا ان کے مذہب میں نہیں آتی ہیں اور پردہ کرتی ہیں چنانچہ مذہب ہنود میں بھی جو جب دہرم شاستر کے عورت تین قسم کی ہیں پوتھی اچ نہیت میں لکھا ہے کہ سکیا صنایا عصمت عورت وہ ہے جو غیر مرد سے نہایت پوشیدہ ہے لیکن جب عورتیں بیمار ہوتی ہیں تو خواہ نخواہ واسطے علاج کے رو بہ و طبیب کے کہ مرد نامحرم ہوتا ہے آنا پڑتا ہے تاہم بغیر بس بدن یعنی بغیر دیکھنے نبض کے حقیقت حرارت اور برووت یا بسوت اور رطوبت کی دریافت نہیں ہو سکتی پہ بعض بیماریوں میں بدون دیکھنے مریض کی زبان منہ اور انگٹوں کے حکیم تشخیص مریض کی نہیں کر سکتا اور دیکھنے قارورہ اور پوچھنے دیگر حال بانی کی احتیاج ہوتی ہے اور بعض بیماریاں مخصوص عورتوں کی ایسی ہوتی ہیں کہ شوہر سے بھی بیان کرنا موجب حجاب کا ہوتا ہے لیکن ناچار مریض عورت کو طبیب سے کہ مرد نامحرم ہی حال کہنا پڑتا ہے اور اگر مریض طبیب سے حال واقفہ چہا پوے تو علاج خلاف مریض میں احتمال ہلاکت کا متصور ہے اسی صاحبوا نصاف سے غور فرماؤ کہ مستورات اہل عصمت کا حکیم کے رو بہ و ہو کر نبض و چہرہ و قارورہ دکھانا اور مخفی حال

کا ظاہر کرنا کس قدر بیشرعی کی بات ہے یہ مقام حیف اور افسوس ہے کہ جو ان عورتوں کا
غیر شخص نامحرم کے سو برس سے ہو کر راز نہانی امراض جسمانی فاش ہونا گوارا کیا
اور لڑکیوں خرد سال کو مدرسہ میں واسطے تعلیم علم کے بخوشی منظور نہ کر دیا ان اقتضائے
عقل و حیاء یہ ہے کہ لڑکیوں کو ترغیب پڑھنے علم طب کی خواہ انگریزی میں خواہ ہندی میں
دلاؤ کہ آئندہ کو جو عین سبالت عوارض طبعی محتاج علاج کی مرد غیر نامحرم سے نہوں بلکہ
حیاء مقتضی سبب کی ہے کہ عورتوں کو کوشش تمام مقصد ممکن ہو تو ان طب ضرور پڑھنا چاہیے
چنانچہ حدیث میں وارد ہے کہ **اَعْلَمُ عِلْمًا عِلْمُ الْاَبْدَانِ** علم لادیان یعنی علم دوہیں
ایک علم بدن کا اور دوسرا علم دین کا ہے اس حدیث میں علم ابدان کو علم اویان پر مقدم کیا ہے
کیونکہ صحت بدنی عبادت پر مقدم ہے *

بیان جایادوریات کے تلف ہونے کا عوت کنی معلی سے

اکثر کہتے ہیں آتا ہے کہ جب کوئی شخص صاحب جایاد جاگے اور تعلقہ دار زمیندار تاجر تھننا
الہی فوت ہو جاتا ہے اور بعد اسکے کوئی مرد وارث حقیقی قائم مقام اسکالائق انتظام کار
ریاست کے نہیں ہتا تو اس وقت اسکی بی بی کو کہ محض ناخواندہ ہوتی ہے اور اطفال
خرد سال رنج بیتی میں گرفتار ہو جاتے ہیں اکثر ملازم بکار غرضگو اپنے فائدے کے
لیے سبز باغ اس بی بی کو کھا کر اور آمدنی سے خرچ زیادہ کر دیتے ہیں جو کچھ اس
جاہلہ بیوقوف عورت کو لکھ پڑہ کر سمجھا دیتے ہیں وہ اسکو بیچ جان لیتی ہے غرض اسکی

طرح سے آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی جایدا درہن اور فروخت ہو کر نوبت بربادی
 تامی ریاست کی پہنچ جاتی ہے اور قطع نظر بربادی جایدا جو کم سن اولاد اسکی ہوتی ہے
 وہ بھی لکھنے پڑھنے سے محروم رہ جاتی ہے مال کاروہ اولاد مفلس اور محتاج بے تمیز
 ہو کر کس کس خرابی اور تباہی سے زندگانی اپنی بسر کرتی ہے اس جگہ معلوم ہوا کہ عورت
 کی تعلیمی سے ریاست بھی برباد ہوتی ہے اور اولاد بھی علم سے بے نصیب ہ جاتی ہے
 اگر عورت پڑھی لکھی ہوتی تو سب کام اپنے ہاتھ سے کرتی کاغذات آمدنی جمع خرچ
 کمبیشی نفع نقصان کی آپ جانتی اور آپ لکھتی پڑھتی محتاج ملازم کاروباری لوگوں سے
 وہ ہو کا نہ کہانی مثل مشہور ہے آپ کاج مہاکاج اور اولاد بھی تعلیم ہو کر نظام اپنی جایدا کا
 کرتی ایسے ایسے بڑے بڑے نقصان محض بوجہ بہالت عورت کے ہوتے
 بین چاہیے کہ ہر خاص و عام اپنی لڑکیوں کے لکھانے پڑھانے میں دروغ نظر آوینے

بیان نہ لکھانا پڑھانا عورتوں کا بخون و نکی آوارگی کے

بعض اشخاص یہہ اعتراض مہل کہتے ہیں کہ اگر عورتیں لکھی پڑھی ہونگی تو شاید غیر
 شخصوں سے خط کتابت کریں گی کہ جس سے کسی قسم کی بدنامی عائد ہو یا رغبت شعرون
 جسکا مضمون محنت خیز و لولہ انگیز ہوتا ہے پیدا ہوگی یا او کسی طرح کی آوارگی اونکے
 مزاجوں میں آ جاوے گی اس بات کی مثال ایسی ہے کوئی شخص یہہ کہے کہ صاحب ہم سہا کو حکیم
 کی دوا اسوے نھین دے یہ کہ شاید وہ دوا او سکو مضر نہ ہو اور بیمار نہ جانے ای صاحبو

اسپر غور کرو کہ عورتیں مبتلا سے مرض حمق میں لکھنا پڑھنا علم کا دوا سے بیماری آوارگی
 و جہالت ہی کہیں دو بیماری کو زیادہ کہتی ہیں ان اگر تیمار دار سے بیمار کے حق میں
 کچھ بے احتیاطی ہو جاوے تو دوا کا کیا تصویر ہی والدین بمنزلہ تیمار دار کہیں احتیاط ضرور

بیان افریش عقل کی علم سے ہوتی ہے

کتاب گیمیا سے سعادت میں لکھا ہے کہ علم وہ چیز ہے کہ جس سے عقل کی افزائش
 ہوتی ہے اور ہنر کو زینت اگر بعلم شخص کی نظر کا ہنر جاتا ہے ہنر اور ہنر کا بغیر علم کے ناقص رہتا
 ہے چونکہ عورتوں کے تعلق انتظام کارخانہ داری میں اہتمام طعام و پارچہ و صفائے
 مکان و تربیت اطفال مخصوص ہے جبکہ وہ بعلم ہونگی تو کام بھی اونکے ناقص ہونگے اور
 تربیت اطفال و اہتمام خانہ داری حسبِ نحوہ اور نئے انجام نہوسکیگا اور اگر پڑھی لکھی
 ہونگی تو کام متعلقہ اپنا دانشمندی سے انجام دینگی مردوں کو چاہیے کہ تعلیم لڑکیوں میں
 توجہ نہ راوین *

بیان لیڈی صاحبہ کے ممبر کمیٹی ہونیکا

ای صاحبہ غور کا مقام ہے دیکھئے اخبار مطبوعہ فروری ۱۹۶۵ء سے معلوم ہوا کہ
 ممبئی گزٹ میں سجاوہ ٹائٹلس آف انڈیا قوم ہے کہ لیڈی کلید سٹن صاحبہ میسر ٹائٹلس
 کلید سٹن صاحبہ بہادری کی مجربہ پابلسٹ انگلستان کی مقرر ہوئیں یہ خوبی حاصل
 کرنے علم و فضل کی ہے کہ وہ ان کی عورتیں ہی مردوں کی برابر عمدہ مغز اپنے کمال اور
 سے حاصل کرتی ہیں فقط اگر باشندے ہند کے بھی پڑھنے لکھانے میں لگیں

کوشش کریں تو لڑکیوں کے حق میں عین سلوک ہو کوئی صاحب اس تقریر سے
 ناخوش نہوں گا لڑکیوں کے پڑھانے لکھانے میں کیا ہم ادب سے لڑکیوں کو
 صاحبو عرض کمترین کی اس کتاب سے یہ نہیں ہے کہ اس کتاب کی لڑکیاں واسطے
 نوکری کے پڑھیں بلکہ منشاء سے تحریر یہ ہے کہ جب عورتیں لکھی پڑھی ہونگی تو جیسا ہم
 حاکم کی رضامندی اور اطاعت اور خیر خواہی کرتے ہو اس طرح عورتیں بھی تم کو
 کہیں گی دیکھو ہندوستان میں جناب سکندر بیک صاحبہ مرحومہ مغفورہ والیہ یاست ہویا
 نے تاحیات اپنی سبب علم کے کس دانائی سے انتظام یاست کیا اور خوشنودی کو
 حاصل کی اگر پڑھی لکھی نہ ہوتیں تو یہ نیک نامی کیسے ملتی ؟

بیان مبتلا ہونا مردوں کا بیاریوں میں بہت اچھا ہے

اکثر ایسا دیکھتے ہیں آتا ہے کہ جو عورتیں بے پڑھی مردوں کے ساتھ بیاہی جاتی ہیں تو مردوں
 اور نسب اور ذمہ داری اور تعلیم کے ایک نفرت ہو جاتی ہے اور ان کے شوہروں کا دل ان کی
 باتوں سے خوش نہیں ہوتا کیونکہ اخلاق اور ان کے متوحش ہوتے ہیں کہ جسے لطف
 اور کیفیت تکم حاصل نہیں ہوتا اور خود وہ عورتیں بھی صحبت سے ان کی وحشت کو
 بقول شخصے جس قدر دانا کونادان سے نفرت ہوتی ہے اسی قدر نادان کو دانا سے
 بھی وحشت ہوتی ہے اگر عورتوں کی بے تمیزی اور بد اخلاقی سے ان کے مرد عیاش ہو جا
 یں اور غیر عورتوں کی صحبت سے اپنی تفریح طبع کرتے ہیں بلکہ بہتر مرد غیر

عورتوں کو کہ میں ڈال لیتے ہیں اس سے ایک تو انکی عورتوں کی حق تلفی ہوتی ہے اور یہ
 دوم بڑے بڑے جھگڑے اور فساد پیش آتے ہیں کہ جو موجب تشنیع خویش و بیگانہ ہو
 ہیں اور اگر کوئی نابھسن بازار ہی عورت سے اولاد پیدا ہوئے تو برادری میں اوسکی
 شادی نہیں ہو سکتی اور اگر مرد کو سبب عیاشی کے کچھ عارضہ لاحق حال ہو تو بھی جب
 بدنامی کا ہو کر اوسکے علاج معالجے میں روپیہ مہیا کہ جو سرمایہ زندگانی ہی محض فضول خرچی
 میں صرف ہو جاتا ہے اور آدمی مفلس ہو جاتا ہے، موجب کہیت کا ٹھہ سے دم جات، +
 ہر دے سے کام جات، + ہیت سے پیام جات، + روپ جات تک سے +
 منتر سے پیت جات، + گلچن سے ریت جات، + ہرے پریت جات، + ایک سیوا کے
 پر سنگ سے + اور بعض لوگوں کا ایسا بھی حال ہوتا ہے کہ علاج میں برباد ہو جائے ہیں
 اور مال بھی خرچ ہو جاتا ہے اور مرض نہیں جاتا بقدر غیر عورتوں کی صحبت سے جس وجہ مفصل
 اور جزام تک ہو جاتا ہے اور بارہا تجربہ ہوا ہے کہ اس قسم کے مضمون میں انسان جو کہیت
 سے بھی خارج ہو جاتا ہے اور یہ نہ موجب قطع نسل کا ہے جب تاہل سے آپ غور کیجیگا تو
 معلوم ہوگا کہ بنیاد ان سب خرابیوں کی محض بے تمیزی اور کوڑ مغزی عورتوں کی ہی
 اگر وہ پڑھی لکھی ہو تین تو اخلاق اوسکے پسندیدہ ہوتے عورت اور مرد دونوں نسبت
 اور فرحت تمام اپنی زندگانی بسر کرتے اسی صاحب کو لازم ہے کہ لڑکیوں کو اچھی طرح تعلیم
 کراؤ اور لکھانے پڑھانے کو عین سلوک سمجھو +

بیان شادیوں میں عورتوں کے فحش گیتوں کا

اس ملک کے باشندوں میں یہ رسم بیاہ شادیوں میں جاری ہو گئی ہے کہ ایک ایک دو دو مہینے پہلے شادی سے عورتیں ہمسایہ اور برادری کی جوان و ضعیف اور لڑکیاں جمع ہو کر گاتی اور بجاتی ہیں اور اس قدر مشغول اور مصروف ہو جاتی ہیں کہ بجز رنگ کے مطلق ہر شے کسی بات کا نہیں رہتا اور ایسے ایسے بیہودہ گیت اور نغز لیں اور چابیتیں اور ٹھمریاں مضمون فحش کی گاتی ہیں کہ جن سے ولی ہی بہک کر شیطان بن جاوے ہر چند گانا بجانا اس ملک کے باشندوں میں تقریب شادی سے یہ عادت متوجع چلا آتا ہے جس سے دو لہہ دو لہن کی خوشی شادی کی معلوم ہو لیکن اب روز بروز جاہل عورتوں نے اور ہی مضمون جاری کیئے ہیں کہ جنکو بازاری عورتیں بھی شکر شرم جاتی ہیں ان گیتوں کو اول تو خود وہ عورتیں گاتی ہیں اور پھر چوٹی چوٹی لڑکیوں کو وہ تعلیم کر کے اپنے ساتھ گانے میں شریک کرتی ہیں اور باہر کے مردوں کا بھی کچھ کاغذ نہیں کرتی ہیں اور بعض اوس گھر کے مردوں کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ آرام سے گھر میں بستری حفات پر چادر جہالت لپیٹے ہوئے وصال باغیم بجران چشیدہ کا مضمون اپنے ناموس کی زبان سے پڑے پڑے سنتے ہیں گویا شادی انھیں گیتوں کا نام ہے کہ جنہیں سہرا یا فحش کا مضمون بجا رہی اور بعض قوم ہنود میں یہ رسم ہے کہ شادی میں یا سہرا کے لوگوں کی ملاقات کے وقت سب خرد و کلان عورتیں ایسی فحش گالیاں گاتی

ہیں کہ جنکو سنکر مردوں کو بھی حیا آجاتی ہے اور بعض قوموں میں یہ بھی رسم ہے کہ عورتیں
برسر بازار علانیہ گالیوں کا تانی چلی جاتی ہیں یہ نہ کارہ حرکتیں صرف مردوں کے
تفاضل سے جو انکو ہدایت نیک نہیں کرتے اور لکھنے پڑھنے سے انکو محروم
کرتے ہیں ظہور پذیر ہوتی ہیں اگر عورتیں لکھ پڑھا کر ادب سیکھیں تو ایسی یہودہ باتیں
اون سے کیوں ظہور میں آدیں +

بیان نقصان جو بوجہ نہون نے خط و کتابت کی عذرات کے ساتھ

بوجہ نہون کے ہوتا ہی

اس ملک کے آدمی جب پردیس کو نوکری یا تجارت کے لئے چلے جاتے
ہیں تو برسوں پردیس میں باکرتے ہیں اور گھر کا حال فقط اس قدر کا انکو معلوم ہوتا
ہے کہ خیریت ہے گھر کو جلدی چلے آو اور تکلیف خرچ کی ہے تو اب غور کرنا چاہیے کہ اس ملک
کی عورتیں بے علم کسی غیر شخص نامحرم سے خط لکھواتی ہیں اور اپنا راز دل بیگانہ
نامحرم سے نہیں لکھواتی ہیں عرض دل کی بات دل ہی میں رہنے دیتی ہیں جب
خط شوہر کے پاس پہنچتا ہے تو شوہر کچھ زونیا زاپنی بی بی کا نہیں معلوم کر سکتا علی
ہذا القیاس شوہر بھی خط میں کچھ ہمید کی بات نہیں لکھتا کہ بی بی تو پڑھی نہیں ہے غیر
جو خط پڑھ کر سنا لگا وہ اس کے حال پوشیدہ پر اطلاع پا جاوے گا غرض طرفین کو رنج و مزاج
ناگوار ہوتا ہے اور خط کتابت تو اسی واسطے ہے کہ جانبین کی تسکین خاطر ہوتی رہے

اب کہیے جب کہ یہ حال ہو تو کیا اطمینان ہوگا برخلاف لکھی پڑھی عورتوں کے
 کہ جو ملی اسرار ہی وہ ایک دوسرے پر ہمیشہ تحریر سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ جہاں
 انگریز بہادر کے یہاں یہہ پتور ہی کہ اکثر اوقات سالہا سال شوہروں کو ہندوستان
 اور دیگر اقالیم و جزائر میں برسوں مہینوں کے رستوں پر رہنے کا اتفاق ہوتا ہے
 اور بی بیان انگلستان میں رہتی ہیں لیکن ہمیشہ مہینے میں کئی مرتبہ طرفین سے
 چٹھیاں آتی جاتی ہیں اور جو کچھ دلی باتیں میان بی بی کی ہوتی ہیں اسے لطف
 المکتوب نصف الملاقات کا حاصل ہوتا رہتا ہے اور یہہ تعلیم عورت کا ہی اثر ہے
 کہ اہل ولایت لڑکوں کو اپنے جو خر دو سال ہوتے ہیں اکثر اوقات برس سالہا سال
 ہندوستان سے انگلستان کو اور انگلستان سے جزائر مختلف انگلڈٹین واسطے
 تحصیل علم کے بھیجتے ہیں اور جب وہ پڑھ لکھ لائق اور فائق ہو جاتے ہیں تب
 اپنے گھر واپس آتے ہیں برخلاف ہندوستانی عورت کے کہ وہ اپنی اولاد کو انکھ سے
 پوشیدہ نہیں ہونے دیتی ہیں درحقیقت محبت اولاد کی انسان کو سبکی محبت سے زیادہ
 ہوتی ہے اس میں ہندوستانی ہون خواہ ولایتی ہوں مگر صاحبان انگریز قدردان اور انکی
 بیبیاں جو خود ذمی علم اور قدردان علم کی ہیں اس واسطے اپنی لڑکیوں اور لڑکوں کو واسطے
 تعلیم اور تحصیل علم کے بچپن ہی میں ولایت کو بھیجتی ہیں اگر کوئی یہہ کہی کہ ہندوستانیوں کو
 محبت اولاد کی زیادہ اون سے ہوتی ہے سو یہہ گمان محض غلط ہے اس واسطے کہ اولاد کی
 محبت جانوروں کو بھی ہوتی ہے لیکن دانائی اور نادانی کا صرف ان میں فرق ہی ہے

دوستی بخیر خود دشمنیست۔ انگریزوں کی اولاد کیسی ہوشیار اور لائق اور صاحب علم اور مہتر ہو جاتی ہے اور کیسے اولوالعزم اور صاحبِ صلہ و عزم ہوتی ہے اور طفولیت سے محنت اور مسافرت اور جدائی والدین کی اور بے اخلاق سے عادی ہو جاتی ہے اور ہم لوگوں کی اولاد کا حال جیسا کچھ گذرتا ہے وہ ہمارے ہم وطن خوب جانتے ہیں کہ اگر لڑکا بغرض کسی ضرورت کے دو چار روز والدہ صاحبہ سے جدا ہو جاتا ہے تو والدین کے حوالے سے خمسہ میں خلل آ جاتا ہے یہ بات محض نتیجہ بعقلی اور تعلیمی ہندوستان کی عورت کا ہے۔

بیان علاج مرض چچک کا

ای صاحبو ہندوستان کے باشندو ذرا منصفی سے غور فرماؤ کہ اہالی سلطنت انگلشیہ نے تمامی ممالک محروسہ انگلستان اور ہندوستان اور جزائر مختلف اپنے زیر حکومت میں کس قدر مصارف زر خطیر اور تدابیر سے فائدہ خلاق میں کیسی کیسی کوششیں فرمائی ہیں شہر لشہر وہ بدہ فیض عام جاری کیا ہے کہ جسمین ہر طرح کی حفاظت جانی اور جسمی واسطے باشندگان ہندوستان کے حاصل ہے لیکن عورتیں بسبب نادانی اور زانہمی کے اپنی اولاد کو اس سے محروم رکھتی ہیں چنانچہ علاج ٹیکاکالکٹ نے کا واسطے مرض چچک کے بچوں کے لئے گورنمنٹ نے جاری فرمایا ہے اور حقیقت اسکے لگانے کی یہ ہے کہ ٹیکاکو تھن سیدکا بچوں کے بازو پر نوک نشتر سے بذریعہ آبلہ نہایت خفیف خراش سے کہ جس میں کچھ دکھ درد بچوں کو نہیں ہوتا لگایا جاتا ہے اور فائدہ اس کا تمامی ہندوستان میں اور نیز جگہ ذی علم لوگوں میں ہندوستان کے معلوم ہے اور اس علاج سے ہزار ہا

بچوں کے جسم و جان صدمہ چھپک سے محفوظ رہے چنانچہ راقم اور دیگر بہائیوں نے
 بچوں راقم کے سبب ٹیکا لگائے جانے کے چھپک نہیں کھلی لیکن کعبہ کی صفت
 ایسے سہل علاج کے عورتیں جاہل ہو قوف اپنے بچوں کے ٹیکا نہیں لگانے دیتیں
 یہ بات صرف بیاعت اور نکلی بے علمی اور نادانی کے ہے کہ بچوں کا مہاجنا اور نڈبانا لگانا
 ہو جانا منظور کرتی ہیں مگر علاج کرنا ٹیکے سے منظور نہیں کرتیں اور اگر علاج اپنی طرح
 بھی کراتی ہیں تو اس عین جہاں چھونک سیانوں کی یا ایسی تدبیریں کہ جو خلاف قاعدہ
 حکمت اور خلاف دین مذہب کے ہوں کراتی ہیں غرضکہ ایسی حکمتیں کراتی ہیں کہ جسمین
 نقصان جاتی اور مالی اور دینی جملہ پیدا ہوں اور یہ نقصان صرف عورتوں کی بے شعوری
 اور بے تمیزی سے ہندوستان میں جاری ہے اگر عورتیں لکھہ پڑھ جاویں تو جبر اس
 نقصان کا ہو جاوے +

بیان جاہل عورتوں کی بد پرہیزیوں سے بچنے کا نقصان ہونا

اکثر عورتیں اس ملک کی ازراہ نادانی حالت حمل میں ایسی غذائیں کھاتی ہیں کہ جس سے
 فی الفوجین کو مضرت پہنچتی ہے اور خود حاملہ کو تکلیف سخت لاحق ہوتی ہے اور گاہے تو
 اسقاط حمل کی پہنچتی ہے اور ایسے صدمہ مہلک سے کبھی بعض عورتیں با د یہ پیلے ملک
 بھی ہو جاتی ہیں اور بعض عورتیں بے تمیزی سے بحالت حمل ایسی غذائیں کھاتی
 ہیں کہ علامت اونکی حماقت کی اونکی اولاد کی صورت اور جسم سے مدہ العمر محو نہیں ہوتی
 بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ اونکے چہرے اور تمامی ہاتھ پاؤں پر کدڑے اور خار

نیکے نسان سیاہ یا تشبیہ بصورت برص و خدام پائے جاتے ہیں اور جب
 اونسے سبب اسکا دریافت کیا تو کہتے ہیں کہ یہ عارضہ باوزاد ہی جب ہم مان کے
 پیٹ میں تھے جب ہماری ماں نے زمین قند کما لیا تھا اسکی وجہ سے ہمارا جسم ایسا
 خراب ہو گیا ہے اور بعض عورتیں بعد وضع حمل ایسی غذا میں یا دوائیں کھا لیتی ہیں کہ
 جسے جمال مضرت بچہ و نیز ہلاکت زچہ کا تصور ہوتا ہے اور بعض عورتیں بحالت شیر خوارگی
 اطفال ایسی غذائیں سخت اور لطیفی الاضم اور قابض اور چکنی اور خشک کھا لیتی ہیں کہ
 وہ شیر خوار معاً مبتلا عوارض مختلف مثل سہلی و ہیضہ و کھانسی و سہال وغیرہ کے
 ہو جاتے ہیں پھر کیا کیا محنت اور علاج کرنا پڑتا ہے اور بیشتر اس قسم کی بیماریوں میں
 بچے تلف بھی ہو جاتے ہیں اور غم اور الم اور نکالنا لاجتہاد و الدین ہوتا ہے اور جو کتبیب
 ہونیا کے علاج سے بچے صحت پاتے ہیں تو سب کچھ خرچ روپیے پیسے کا
 ہوتا ہے غرض عورتوں کی ایسی ایسی بیوقوفیوں اور بے تمیزیوں سے مردوں کو بڑے
 بڑے رنج اور الم حاصل ہوتے ہیں اگر عورتیں ذمی علم ہوں تو جو قواعد و سطرے صحت
 بدنی اور حفاظت حمل اور پرورش بچوں کے حکیموں نے کتابوں میں لکھے ہیں انہیں
 اونکے کار بند ہو کر بخوبی تندرست ہا کرین جو ماں سے دیکھتے یہی عورت اپنی فاختیابی
 سے اون عارضوں کو اسباب مسان بہت پلٹ پستی دیو چیریل وغیرہ کا سایہ قرار دیکھ
 اشخاص جاہل اور سلیب نے جو خود انھیں کس طرح جموں مبتلائے مرض جہالت اور حماقت ہوئے ہیں
 علاج کر لیا کرتی ہیں اور بھی سب حماقت کے یہ عورتیں علاج حکیموں کا ہرگز نہیں کرنے دیتیں۔

بیان شرافت انسان کا بسبب علم کے اور فرق حیوان سے

انسان کو حق تعالیٰ نے نسبت اور مخلوق کے شرافت بخشی ہے اور لقب انسان ضعیف البنیان کا اشراف المخلوقات فرمایا اور تمغہ علم سے جوہر انسانیت اور کمال امت کا عطا فرمایا اب یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر ایک مخلوق جاندار ذمی روح کو حیوان کہتے ہیں اور انسان اور دیگر مخلوق میں فرق یہ ہے کہ اور حیوان مطلق ہیں اور انسان حیوان باطن کہا جاتا ہے اور جب زیور علم سے یہ آراستگی پاتا ہے اور اخلاق اسکے درست ہو جاتے ہیں اور سوقت بیشک یہ شرف المخلوقات زینت موجودات ہے اور جو جاہل سے علم ہو تو مثل بہائم جیسے اور حیوانات ہیں ویسی ہی انکو بھی تصور کرنا چاہیے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں نوین سیارہ ہیسویں رکوع سورہ اعراف میں ارشاد فرمایا ہے **وَاللَّامِیَاتُ لَا تَعْلَمْنَ** بل **لَهُمْ أَصْلٌ** **وَاللَّامِیَاتُ لَا تَعْلَمْنَ** یعنی وہ لوگ مثل بہائم کے ہیں بلکہ زیادہ ہیں گمراہ وہ لوگ سے علم نہیں پہنچ ہی بقول سعدی مصرعہ کہ بے علم تو ان خدا شناخت اور صفات انسان کا ل عرفان خالق محبت خوش اخلاقی اور بخشش تو وضع حق سانی عیب پوشی ہے اگر غور سے دیکھے تو عورتیں بالکل ان باتوں سے برابریں بلکہ برعکس اسکے خدا فراموشی ناواقفیت اندیشی ناشکری بد خلقی تجل کینہ حسد زود بخشی دل آزاری عیب جوئی نفاق ناحق کوشی فضول خرچی انہیں موجود ہے جس گہر میں دو تین عورتیں ہوتی ہیں تو بسبب اپنی بد اخلاقی کے بجز گمراہ اور رنج و فساد کے چین سے نہیں رہتیں

اور ایک دوسرے کی عیب جو ایذا رسان اور دل آزار رہتی ہیں بلکہ بعضے گہروں میں درمیان بان بیٹیوں کے بے لطفی یا بد اخلاقی ہر دم کی کاوش رہتی ہی بقول حافظ مصرعہ دختران را ہمہ جنگست و جدل با مادر و اور جہان زن نہیں عورتیں کسی تقریب شادی وغیرہ میں جمع ہو جاتی ہیں تو عجیب فحش اور شور و غل جھگڑے بکھیرے لگے شکوہ جنگ جمل بر پا کرتی ہیں برخلاف مردوں کے اگر سیکڑوں ایک جلسے میں جمع ہو جائیں تو بجز اخلاق اور تواضع کے کفر و شکایت بان پر نہیں لاتے اور اکثر مقام پر دیکھا جاتا ہے کہ بسبب بد اخلاقی عورتوں کے بہائی بہائیوں میں اور باپ بیٹوں میں دشمنی جانی ہو جاتی ہے اور ذرا سی باتوں پر اتنا رنج و ملال ہو جاتا ہے کہ مدد العہم صفائی اوسکی مجال ہو جاتی ہے اب انصاف سے جواب دیجئے کہ عورتیں جہالت اور بد اخلاقی سے موصوف ہیں یا نہیں اگر انکو لڑکپن سے نیک صحبت ہو اور پڑھی لکھی ہوں تو بڑائی بہلائی پہچانیں اور نیک اخلاق ہو جائیں لڑکیوں کو لکھانا پڑھنا نیک باتیں سکھانا عین مصلحت ہے۔

بیان عورتوں کی قبض العقل کا بوجہ نبی کے

یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ عورت قبض العقل ہوتی ہیں مگر وجہ تسمیہ اسکی منفصل

دریافت نہیں ہوتی عورتیں کیا بنی آدم نہیں یا اربعہ عناصر سے مرکب نہیں یا جو اس ختمہ انکے درست نہیں یا اعضاء کیسے یعنی دل و دماغ و جگر کہ جو محل روح حیوانی و نفسانی و مبدلے عقل و ہوش ہے صانع قدرت نے عورتوں کو عطا نہیں کیے

پر کیا وجہ جو عورتیں ناقص العقل کہلاتی جاوین اور بالفرض اگر کسی سبب سے عقل اونکی
 ناقص ہی تو یہ ناقص عقل تعلیم علم سے رفع ہو سکتا ہی دیکھو طوطا مینا ہی تعلیم سے انسان
 سیرت ہو جاتے ہیں چہ جلد سے عورت کہ وہ بھی انسان ہی اور جو ہر ذاتی اوسمین سبب موجود
 ہیں جو ہر صفاتی جو تعلیم سے حاصل ہوتا ہی تو کیا وجہ ہی کہ عورت اوس سے محروم
 رکھی جاوین بحشم غور دیکھا جاوے تو قوت ناطقہ اور حرکات و سکنات لڑکیوں کی
 نسبت لڑکوں کے زیادہ تر مرغوب اور عزیز خاطر ہوتی ہیں اور قوت ناطقہ اون میں
 بہت جلد پیدا ہو جاتی ہی جب عمر اونکی پڑھنے لکھنے کے لائق ہوتی ہی لڑکیوں اور
 واہیات کیلون میں اور دیگر بہودہ شغلوں میں صرف ہوتی ہی اور وقت عزیز اور تکلف
 ہو جاتا ہی اور اثر صحبت سے اپنی مانوئن کے جنکو علم نہیں ہوتا ہی پر بھی احمق اور زمان
 رہ جاتی ہیں جیسے تلوار صیل لہے کی جتک صیقل نہیں ہوتی جو ہر نہیں پیدا کرتی
 ایسی ہی جب تک عقلی مجلی نہیں ہوتا آبداری نہیں پاتا زمین کسی ہی بہتر ہو جت تک قلب
 سے آراستہ نہیں ہوتی قابل زراعت نہیں ہوتی اسی پر حال انسان کا قیاس کرنا چاہئے
 کہ اوسمین عقل و ادراک ناطقہ وغیرہ جو ہر ذاتی سبب کچھ موجود ہیں لیکن جب تک تعلیم نہیں
 پاتا جو ہر صفاتی کہ جس سے مراد آیت ہی حاصل نہیں کر سکتا اگر لڑکیاں ہی پڑھائی جاوین تو

عیب ناقص العقلی کا اون پر کیوں لگا یا جاوے *

بیان انسان کی بزرگی کا نسبت پڑھنے لکھنے علم کے

حدیث شریف میں وارد ہی شریف کہ انسان بالعلم والادب والامال

یعنی بزرگی انسان کی ساتھ علم اور ادب کے ہونے ساتھ مال اور ذہنی قومیت کے بلاشک جو ہر آدمیت کا علم ہے کہ اسکے سبب خدا کو پہچانتا ہے اور علم ہی کے سبب دنیا میں آبرو حاصل ہوتی ہے پس اس شرافت انسانی کے مرد اور عورت دونوں مستحق ہیں بمصدق حکم خدا و خلقناکم انجواجا یعنی بنایا ہم نے تمکو جوڑا جوڑا اب فرماتا ہے کہ شرافت انسانی بسبب علم کے ہے اور صالح قدرت نے مرد کو عورت کے واسطے بنایا اور عورت کو واسطے مرد کے دونوں کے واسطے ایک حکم مقرر کیا یہ کیا ہے جو وہی جو حصہ شرافت عورت کو نہ دیا جاوے اور مستحق کا حق کیون نہ پونہچایا جاوے یعنی تعلیم نسوان میں کس وجہ سے کوشش نہ کی جائے عورتیں جو اپنے حق سے محروم رہتی ہیں یہ قصور عورتوں کا نہیں بلکہ قصور مردوں کا ہے کہ عورتیں علم سے محروم رہتی ہیں کسی دین و مذہب میں عورت پر عبادت خدا کی معاف نہیں اور کسی بی بی پر حق شوہر کا معاف نہیں اور حقوق شناسی بغیر علم کے بنجوبی ہونہیں سکتی اسلئے چاہیے کہ تعلیم نسوان میں ہم سب بھائی بھوپن سعی موفورہ عمل میں لاوین +

بیان لڑکیوں کے پڑھنے کا بغیر معنی سمجھ بیفائدہ ہوگا

بعض اشخاص اس مضمون کو سنکر یوں فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں لڑکیاں بہت لگن میں پڑھائی جاتی ہیں اور عقائد مذہبی اور روزہ نماز سے واقف ہو جاتی ہیں تاہم جو اصلی جہالت ہے وہ ادن سے دور نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ لکھنے پڑھانے سے جہالت جو عورتوں کی سرشت میں ہے دور نہیں

ہو سکتی چنانچہ اسکی تفسیل میں بہت بحث کرتے ہیں اور کوئی صاحب کہتے ہیں
 کہ بزرگوں نے عورتوں کے حال میں لکھا ہی ہے نیکیت اگر نیک بود سر انجام
 زنان را مزن نام بودے نزن ہو اسکے جواب میں یہ التماس ہی کہ جو کہیں کہیں
 لڑکیاں تھوڑا سا پڑھانی بھی جاتی ہیں وہ مطلق اسکا مضمون اور مطلب نہیں سمجھتیں
 اور تو نے کی طرح حق اللہ اور پاک ذات اللہ اور نکا پڑھنا تصور کیا جاوے جب تک
 کسی اویب اور تالیق معنی سے تعلیم بخوبی نپاویں اور مضمون و معنی کتاب و قرآن
 کا بخوبی سمجھیں کیونکہ ادب اور اخلاق انکو آسکتا ہی اور قطع نظر اس تعلیم خردی کے
 ہر وقت جاہل اور بے وقوف عورتوں کی صحبت میں رہتی ہیں وہ تھوڑا پڑھنا لکھنا

انکی کیا جہالت زائل کر لیا چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے
 عَلَيْكُمْ بِالْعِلْمِ فَإِنَّ قَلِيلَ الْعَمَلِ مَعَ الْعِلْمِ كَثِيرٌ وَإِنْ كَثُرَ الْعَمَلُ مَعَ الْقِلَّةِ
 قَلِيلٌ یعنی لازم ہے تمپر علم حاصل کرنا کہ اندک عمل علم کے ساتھ بہت ہوتا ہی
 بہت عمل نادانی کے ساتھ تھوڑا ہوتا ہی اس صورت میں چاہیے کہ انکو اچھی طرح
 پڑھایا وین کہ وہ مضمون اور معنی نیک باتوں کے سمجھیں اور ادب و اخلاق جس طرح
 پڑھیں اسی طرح معلمہ کی صحبت سے ذمہ عمل میں لاویں اور باہم طلبا ایک دوسرے
 پر ناظر عیب و ثواب ہیں اسواسطے مدرسوں میں تعلیم ہونا لڑکیوں کا واسطے دور
 ہونے جہالت کے عمدہ تدبیر ہی ہے۔

عاجز آنا مردوں کا نادان عوج کی حرکات بے تیزی سے

اکثر ہمارے مہوطلن عوج تو کئی نادانی اور بیوقوفی سے اس مرتبہ عاجز آئے ہیں کہ زندگی اور پینہخت ناکو اور تلخ ہو جاتی ہے اور بڑے بڑے نقصان جانی اور مالی کے متحمل ہوتے ہیں اور مجبوری جموت اور بد اخلاقی پر عورتوں کے صبر کرتے ہیں کہ جس سے تھوڑی ہی مدت میں اونکی بہا ربانغ جوانی صر صرنج و افکار سے پامال خزان پیرانہ سالی ہو جاتی ہے اور جو کوئی نیکبخت لکھی ٹپی خوش اخلاق با تمیز بی بی کسی مرد سے بیاہی جاتی ہے نہایت مسرت اور خوشی سے زندگی اپنی بسر کرتا ہے۔

ایک نقل مناسب حال لکھتا ہوں کہ ایک حکیم نے سات آدمی کہ باہم برادری حقیقی تھے دیکھا تو سب ضعیف و ناتوان پلے لگے مگر ایک بہانی جوان میں سے عمر سیدہ تھا مثل جوان تندرست عمر میں سب سے چھوٹا نظر آیا جب حکیم نے اسکی حقیقت دریافت کی تو وہ حکیم کو اپنے ہمراہ لے گیا اور اپنی بی بی کو پاس بلا کر کئی کاموں کی فرمائش کہ جسکی تفصیل کج خیال طوالت نہیں لکھی جاتی تھی اس نیکبخت نے سب کو بکشاہدہ پیشانی و عجلت تمام انجام کر دیا اور وقت اور سنے حکیم سے کہا کہ میری جوانی بمقابلہ چھوٹے بہائیوں کے صرف بسبب اطاعت اور فرمانبرداری اور رجوعی اور ولداری اس بی بی کی قائم ہے۔

بیان عورت کے گناہ کا زیادہ سخت ہونا بمقابلہ مرد کے

پوتھی راج نیت سے

پوتھی راج نیت اور نیرودھرم شاستر کی کتاب میں صاف لکھا ہے کہ اگر مرد سے کچھ گناہ سرزد ہو تو وہ دنیا میں ہی پاک ہو کر لائق بکینٹہ کے ہو جاتا ہے اور عورت سے اگر پاپ ہو جیسے غیر مرد کے پاس جانا اور کچھ گناہ ہوتا ہے تو وہ دنیا میں ذمی عصمت نہیں کہلائی جاتی نردوش ہو کر لائق پوجا دینے دیوتا کے نہیں رہتی اور کلنک اوسکا دور نہیں ہوتا کتاب بیتان چکسی میں ایک قصہ سکیا دختر سا ہو کار کا کہ بخیاں طوالت کے مجھلا لکھا جاتا ہے لکھا ہے ایک عورت نے اپنے شوہر پر اتھام سخت لگایا وہ بوجب احکام دھرم شاستر کے عبادت سے نردوش ہو کر بکینٹہ کا ستون ہو گیا اور وہ عورت جسے تھمت اپنے شوہر پر لگائی تھی کلنک اور پاپ سے نردوش نہوسکی اور لائق دیوتاؤں کے پوجنے کے نہی +

سد شب کا حکم واسطے بدیا سیکھنے عورتوں کے

سد شب سری مہا دیو جیوی نے گورا پاربتی سے جو اونکی بی بی ہین کہا کہ عورتوں کے واسطے بدیا حاصل کرنے سے بہتر کوئی اور پوجا اور عبادت نہیں ہو علم کے سبب سے لائق بندگی ایشر کے ہو جاتی ہے اور کلنکوں سے نردوش

ہوتی ہی اور عصمت پاکہ اپنی برقرار رہتی ہی کوئی فریبی دغا باز او سکوا اپنے دم
تزویر میں نہیں لانا جیسا کہ اکثر بیوقوف عورات کو بد وضع بہکا لیجاتے ہیں اس

سے وہ محفوظ رہتی ہیں +
پوتھی بہکت مال سے حاصل کرنا بدیا کا گیان کیوں کیوں
ثابت ہی

پوتھی بہکت مال نشہا دوسرے دہرم پر چارک مین لکھا ہی کہ ایشراؤ جیو
اور سنسار اور سرگ اور نرگ اور بہکتی اور گیان اور بیراگ کا جانا منحصر اور پیدا یعنی
علم کے ہی جیسے چارون برن یعنی تہمن چہتری بنیں شودرین سے شاستر کا
پڑھنا موقوف ہو گیا تب سے سب ہرمون کا ناس ہو گیا اگلے راجا تو ایسے رواج
دہندہ بدیا کے تھے کہ اپنے اپنے عہد دولت میں پاٹالا یعنی مدرسے جاری
تھے اور جو اطفال کہ پڑھنے لکھنے میں سستی کرتے تھے وہ جت تک پڑھ لکھ نہ لیتے
تھے پاجولان رکھے جاتے تھے بیچ ذات تک اُمور نہ ہی سے وقف ہوتے تھے
اب لازم ہوا کہ شاستر کے پڑھنے پڑھانے میں حتی المقدور مدد دی جائے اور جو
سنسکرت نہ پڑھ سکیں تو بہا کا اردو ہندی فارسی یا جو علم راج الوقت ہو پڑھایا جائے
دُہرہ لکھنے کہے تو بہت کرے بیچ اونچ زمرہ + اکون من کی راس بیچ بیٹھاروں تو

॥ लिखन कहै तुहित करै नीच ऊंच निरमोह ॥

॥ दूक दिन धन की रास पै मै बैठारौं तोह ॥

بیان شرافت انسان کا بسبب علم کے اور فرق حیوان سے

انسان کو حق تعالیٰ نے نسبت اور مخلوق کے شرافت بخشی ہے اور لقب انسان
ضعیف البنیان کا اشرف المخلوقات فرمایا اور تمغہ علم سے جوہر انسانیت اور کمال امتیاز
کا عطا فرمایا اب یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر ایک مخلوق جائزہ ذمی روح کو حیوان کہتے ہیں
اور انسان اور دیگر مخلوق میں فرق یہ ہے کہ اور حیوان مطلق ہیں اور انسان حیوان نامعلوم
کہا جاتا ہے اور جب زیور علم سے یہ آراشگی پاتا ہے اور اخلاق اسکے درست ہو جاتے
ہیں اور سوقت بیشک یہ اشرف المخلوقات زینت موجودات ہے اور جو جاہل بعلوم ہی تو مثل
بہائم جیسے اور حیوانات ہیں ویسی ہی انکو بھی تصور کرنا چاہیے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے
قرآن مجید میں زین سببہ بئیسون رکوع سورہ اعراف میں ارشاد فرمایا ہے **وَاللَّامِئَاتُ لَا يَأْمُرُ
بِالْحَقِّ وَلَا يَنْهَىٰ عَنِ الْبَغْيِ ۗ إِنَّهَا كَانَتْ فِي أَعْيُنِنَا ۗ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ
حِينَ تَقُومُ ۗ وَسَبِّحْهُ حِينَ تَقُومُ ۗ وَسَبِّحْهُ حِينَ تَقُومُ ۗ وَسَبِّحْهُ حِينَ تَقُومُ ۗ**
مگر وہ لوگ بعلوم ہیں سچ ہی بقول سعدی مصرعہ کہ بے علم تو ان خدا را شناخت ہے
اور صفات انسان کامل عرفان خالق محبت خوش اخلاقی اور بخشش تو اضع حق سانی
عیب پوشی ہے اگر غور سے دیکھے تو عورتیں بالکل ان باتوں سے میرا ہیں بلکہ برعکس
اسکے خدا فراموشی ناواقفیت اندیشی ناشکری بد خلقی تجمل کینہ حسد زود رنجی دل آزاری
عیب جوئی نفاق ناحق کوشی فضول خرچی انہیں موجود ہے جس گہر میں دو تین عورتیں
ہوتی ہیں تو بسبب اپنی بد اخلاقی کے بجز گرا اور رنج و فساد کے چین سے نہیں رہتیں

اور ایک دوسرے کی عیب جو ایذا رسان اور دل آزار رہتی ہیں بلکہ بعضے گہروں میں درمیان بان بیٹیوں کے بے لطفی بد اخلاقی ہر دم کی کاوش رہتی ہی بقول حافظ مصرعہ دختران را ہمہ جنگست مجدل با مادر و اور جہان ٹن ٹن عورتیں کسی تقریب شادی وغیرہ میں جمع ہو جاتی ہیں تو عجیب فحش اور شور و غل جگڑے بکیر طے گلہ شکوہ جنگ جدل برپا کرتی ہیں برخلاف مردوں کے اگر سیکڑوں ایک جلسے میں جمع ہو جائیں تو بجز اخلاق اور تواضع کے صرف سنگاٹ بان پر نہیں لاتے اور اکثر مقام پر دیکھا جاتا ہے کہ بسبب بد اخلاقی عورتوں کے بہائی نہایتوں میں اور باپ بیٹوں میں دشمنی جانی ہو جاتی ہے اور فدا ذرا سی باتوں پر اتنا رنج و ملال ہو جاتا ہے کہ مدد العیض صفائی اوسکی مجال ہو جاتی ہے اب انصاف سے جواب دیجیے کہ عورتیں جہالت اور بد اخلاقی سے موصوف ہیں یا نہیں اگر انکو لڑکپن سے نیک صحبت ہو اور پڑھی لکھی ہوں تو بُرائی بہلائی پہچانیں اور نیک اخلاق ہو جائیں لڑکیوں کو لکھانا پڑا نیک باتیں سکھانا عین مصلحت ہے۔

بیان عورتوں کی قبض العقل کا جو بہتیلی کے

یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ عورت قبض العقل ہوتی ہیں مگر وجہ تسمیہ اسکی مفصل

دریافت نہیں ہوتی عورتیں کیا بنی آدم نہیں یا اربعہ عناصر سے مرکب نہیں یا جو اس خمسہ انگے درست نہیں یا اعضاء رئیسہ یعنی دل و دماغ و جگر کہ جو محل روح حیوانی و نفسانی و مبدلے عقل و ہوش ہے صانع قدرت نے عورتوں کو عطا نہیں کیے

نہوتی تو ہمیش سے کیا اثر ہوتا **ششم لیلیا** ولی رانی راجہ بہوج فرما زو سے
 ملک اُجین کی بڑی زیرک اور فاضلہ تھی اور صاحب تصنیف تھی چنانچہ اس نے
 چند کتابیں نظم و نثر کی زبان سنسکرت اور بہاشا میں تصنیف کی ہیں چنانچہ ایک کتاب
 لیلیا ولی اس کے نام سے اب تک مشہور ہے اور اس کا علم اور قابلیت دریافت کرنے کو صرف
 وہی کتاب کافی ہے اور اس نے بعد دولت راجہ بہوج شوہر اپنے کے بڑے پندتوں
 بیدانتیوں سے بحث اور مناظرہ کیا تھا اور واسطے ترویج علم اور مدارس نسوان
 بیوستہ طلب کیا تھا چنانچہ سب پندتوں نے لکھ دیا کہ جس راجا کے راج میں ترویج
 علم اچھی طرح سے ہو اور عورت اور مرد بڑھانے لکھائے نہ جاوین بلا شک اس راجا
 دوش اور الزام ہے کس واسطے کہ ہر ایک باپ کی جڑ بیعلی ہی غرضکہ راجہ بہوج نے نہایت
 خوشی اور آرزو کے ساتھ مبصارن زر خطیہ اپنے ممالک محروسہ اُجین میں جس طرح
 اب عہد معدلت مہد ہاری شہنشاہ گردون قارجنا بملکہ معظیہ کوٹن و کٹوریہ کو لکھا
 ممالک انگلستان و ہندوستان و ام لندہ ملکہا میں واسطے ترویج علم اور دفع جہالت
 جملہ رعایا و برباد کور و اناث باشندگان ہندوستان کے تمامی ممالک محروسہ بصر
 خزانہ بشمارا ہالی دولت عمدہ عمدہ تدبیرین فرما رہی ہیں مدارس تعلیم نسوان جاری
 کرانے اور صد ہا ہزار لاکھوں نے علم حاصل کیا اور لیلیا ولی نے باجراے
 اس کا خیر نیک نامی دارین حاصل کی اور کہنے سے تاریخ بہوج برہند کے ^{مفصل}
 حال دریافت ہو سکتا ہے مقہم دیا ولی بیٹی راجا بھجے پال والی سمد سکھ کی تھی

کہ جو ہندوستان کے راجاؤں میں بڑا ممتاز تھا خوب پڑھی لکھی تھی دستان
 اوسکی تاریخ پر تھی راج راسا میں جسے چند پروانی نامی شاعر نے سمست ۱۱۰۰
 لکھا تھا یوں مذکور ہے کہ اتفاقاً تو بڑا جا پر تھی راج فرمانروا سے ہندوستان کا ہلی
 اڑتا ہوا ملک سمدر سکھ میں وارد ہو کر پداوتی کے باغ میں پونچا اور بعد اظہار حال
 اور گفتگو سے بسیار پداوتی نے خط اپنے ہاتھ سے لکھا اوس آئے کو دیکھ

رخصت کیا چنانچہ ایک فقرہ اوس خط کا یہ ہے
 جم رگن گننی بری ہسم بری ای دتی کے کہنبہ :۔ معنی اسکے یہ ہیں

जिमरुकमिनकानही बरीं हमवरिसे दिल्ली के खम

یعنی جس طرح سے سرکیشن جیونے رگنی جیون کے ساتھ اپنی شادی کی تھی
 اوسی طرح مجھ کو تو بیاہ کر لیا ای دتی کے راجا مفضل اس قصے کا دیکھنے
 تو تاریخ پر تھی راج راسا سے معلوم ہو سکتا ہے اگر پداوتی پڑھی لکھی نہوتی
 تو کیونکہ خط لکھتی پوتھی ال کہد سمدر سکھتہ ہسمی پداوتی میں مفضل لکھا ہے ہمیشتم
 ساوتری زن صاحبہ جو برہا کی دعا سے ایک راجا کے گھر پیدا ہوئی تھی اور
 ستوا دت سین راجا کے فرزند سے جسکی عمر کا فقط ایک برس باقی رہ گیا تھا
 بیاہی گئی تھی اگرچہ والدین پر بریافت عمر دولہہ کے کہ ایک سال بتی تھا ناگوار ہوا
 مگر ساوتری نے کہا کہ ایک پیغام مجھ کو بیاہ کا آچکا ہے میرا شوہر جو اب دوسرے
 شخص کا نام واسطے اپنی شادی کے نسنوگی غرض کہ شادی ساوتری کی ساتھ

فرزند راجا دمت سین کے ہو گئی تب ساوتری نے اپنی بدیا سے بڑے بڑے عمدہ
 عمل کیے اور بروز معهود اجل نہایت ہوشیاری سے اپنے شوہر کو ہمراہ لیکر جنگل کو
 چلی گئی نہایت دانائی سے جان اپنے شوہر کی پنچہ قضا سے بچائی اور صاحب
 تاج و تخت ہوئی ایسے کار نمایان بغیر علم کے انسان ہونے دشوار ہیں پو تھی
 مہا بہارت کے ارن پرت میں مفصل حال لکھا ہے ^۹ **نہم درویدی**
 علم سیدنت شاسترین بے مثل زمانہ تھی جبکہ چندر نے سوال اپنی شادی کا درویدی
 کے پاس بھیجا تو درویدی نے اپنی خوش تقریری سے چندر کو خوب منفعل کیا
 جس وقت سسرمان نے درویدی کے بیٹوں کو قتل کیا تو پانڈون نے چاہا
 کہ قصاص اوسکے خون کا سسرمان اور اوسکے ہمراہیوں سے لین تو اوس وقت
 درویدی نے ویدانت کی اچھی اچھی باتیں پانڈون کو فہمائش کیں اور کہا کہ دنیا
 ناپایدار خواب کا عالم ہی موت و حیات یکساں ہیں روح پر کسی طرح کا زوال نہیں آتا آخر
 ایک روز ہر کسی کی روح جسم سے علیحدہ ہو جانے والی ہے اگر غور کرو تو میرے
 بیٹوں کو ایسا نقصان نہیں پونہ چامیرے نزدیک روح قائم ہی مفصل حال اسکا
 پوتھی مہا بہارت اور پوتھی بہکت مال میں موجود ہے وہم چند سکھی بڑی
 پارسا صاحب علم بہکت بہکتی مشہور زمانہ تھی کہ اکثر اوسکی تصنیفات کے پیرو
 اور مندروں میں گائے جاتے ہیں اور ہر پد میں اپنا تخلص لکھا ہے پوتھی
 بہکت مال اور دیگر تواریخ میں مفصل حال اس عورت کے علم اور پارسائی کا

لکھا ہی نیاز دھرم کو متی حیو یہ عورت بڑی ذی علم اور عاقلہ اور
 پارسا علم و فضل میں کیتاے روزگار تھی بسبب بدیا کے اونے گیان حاصل کیا اور
 بہکوت بہگتی ہوئی اور عجیب عجیب حالات پر کمالات اس عورت سے ظہور میں
 بلا شک علم ایک ایسی عمدہ کہہ سکتے کہ اسکی برکت سے انسان سب طرح کے کمال
 حاصل کر سکتا ہی دواز دھرم میران بانی حیو دختر راجہ میر ٹھہ جو
 راجا چتور کے فرزند کو بیا ہی گئی بڑی صاحب علم عاقلہ فاضلہ فن شاعری میں
 کیتاے روزگار تھی بہت پداوسکی تصنیفات کے مندرون اور ٹھا کر دواز
 پوجا کے وقت گائے جاتے ہیں عجیب کلام در آئین سرور انگیز ہی بسبب کمال علم
 ایسا گیان حاصل کیا کہ گر دہر لال کی محبت میں ترک تعلقات ظاہری کر کے چتور سے دوا کا
 کی سکونت اختیار کی اور عالم از خود فراموشی کا حاصل کر کے محمود محو ہو گئی یہ بانی
 عہد اکبر شاہ بادشاہ میں موجود تھی حال مفصل اسکا پوتی بہکت مال میں مرقوم ہے
 ایک مصرعہ نیز مقطع کا جو انکی تصنیف ہے لکھا جاتا ہے دہنلے دیانیت علم اور قابلیت کے کافی ہے
 مصرعہ میران کے پر بھوگر دہر ناگر گل پھرن نہین کیجے۔

मीरां के प्रभु गिरधर नागर गल बिछुरन नहीं कीजै ॥

سیر دھرم ایک عورت کہاری کتاب شنکر سامی میں یہ حکایت
 لکھی ہے کہ سمست ۵۶ میں ایک کہاری سے جو کنوئین پر پانی بہتی تھی شنکر سامی
 نے پوچھا کہ منذر مشر کا کہہ کمان ہے اور اس وقت اس کہاری نے یہہ اشوک

تصنیف کیا وادہ او سوقت میں کہا یان ہی ایسی ایسی علیت اور لیاقت کہ تہتیز

सुथ परमारीं पिरथ परमारीं सुषःगनाचतुरविचार

اشلوک ستہ پرمان پر تہہ پرمان سکنا کننا چتر بچار یعنی جس جگہ

توتا اور مینا پڑتی ہیں فقط یہ معنی ہیں اسکے
فصل تیسری خواندہ ہونا عورت اہل اسلام کا کتب تواریخ و قرا
اور احادیث سے ثابت ہو

بہت مسلمان ایسے ہیں کہ لڑکیوں کا پڑھنا معیوب جانتے ہیں اور بعض لوگ
ایسا ہی فرماتے ہیں کہ لڑکیوں کے پڑھانے کا کہیں قرآن و حدیث میں ذکر نہیں آیا
سبحان اللہ کیا خوب بات ہے کہ ہم تو عورتوں کی حمق اور بھالت کے شکاکی تھے یہاں
مردوں کا یہ حال ہے کس کس کی بھالت کا جواب دیا جائے بقول میر دل کو روؤں
و یا جگر کو میرے جھکو دو نون سے شہنائی تھی بہ صورت بندگان خدا کو نفع اور
سے آگاہ کرنا موجب سعادت و جہان اور باعث خوشنودی اپنی گورنمنٹ کا سمجھ
بصدق الدال علی خیر کفایہ لکھا ہوں کہ جتنے پیغمبر مرسل حضرت آدم سے
لیکے حضرت پیغمبر آخر الزمان تک سبکی امتوں پر خدا سے تعالیٰ نے حاصل کرنا علم کا
جسکے بغیر وحدانیت خدا اور رسالت رسول کی انسان یافت نہیں کر سکتا فرض عین کیا
اور جب تک توحید نہ جائیگا مسلمان نہ ہوگا خدا کو کیونکر پہچانیگا سب عورت و مرد پر یہ حکم
ہی معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے انسان کو عورت بسبب جاننے توحید کے عطا کی چنانچہ

زبور میں جو حضرت داؤد کو عنایت ہوئی فرمایا کہ ای بنی آدم ہم نے بنایا سب کچھ
 واسطے تیرے اور بنایا تم کو واسطے اپنے صاف مطلب یہ ہے کہ انسان علم حاصل
 کرے اور خدا کو پہچانے اور دنیا کی چیزوں سے متمتع ہو حاصل کلام انسان
 کی فضیلت سبب حاصل کرنے علم کے ہی جیسا کہ قرآن مجید میں خدا کے تعالیٰ
 فرماتا ہے ^{۲۹} یٰۤاٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
 اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَلٰوْذُوْا فِی الْبَیِّنٰتِ فَاسْمِعُوْا لِنَفْسِکُمْ ۗ اِنَّکُمْ وَاذِاقِیْلَ الشَّیْءِ وَالتَّوْبٰتِ
 یُرْفَعُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اٰوْتُوْا الْعِلْمَ ۗ دَرَجٰتٍ ۗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
 ترجمہ ای ایمان والو جب تم کو کہہ لیں بیٹھو مجلسوں میں تو کہل جاؤ اللہ کشادگی و
 تمکو اور جب کہے اوٹھہ کھڑے ہو تو اوٹھہ کھڑے ہو اللہ اونچا کرے ایمان والو کو
 تم میں سے اور جنکو علم دیا گیا ہے بڑے درجے اور اللہ جو کرتے ہو خبردار ہی اور
 حدیث صحیح میں وارد ہے کہ فرمایا حضرت نے ^{۳۰} طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ
 وَمُسْلِمَةٍ ۗ یَعْنٰی طَلَبُ کَرْنَا عِلْمٍ کَا فَرِیضٍ ہِیْ اَوْ یَرْسَبُ سَلْمَانُ مَرُوْنٌ اَوْ عُوْرَتُوْنِ
 اور یہ بھی فرمایا آنحضرت نے ^{۳۱} اَطْلِبُوْا الْعِلْمَ وَاَوْکَارَ بِالْصَّبْرِ ۗ اَعْنٰی اِیْ لَوْ کُنْ
 تم علم سیکو اگر چہ چین میں ہو اس جگہ چین سے مراد ہی ملک بعید المسافت اور
 شیخ سعدی نے پندنامہ میں لکھا ہے اس بات بنی آدم از علم باید کمال بہتہ از
 حشمت و جاہ و مال و نال چہ شمع از بے علم باید گدخت ۛ کہ بے علم نتوان خدا شناسنا
 طلب کردن علم شد بر تو فرض ۛ و کرد واجبست از پیش قطع ارض ۛ اور مولانا کے

روم لکھتے ہیں سے خاتم ملک سلیمانست علم ہے۔ جملہ عالم صورت و جانت علم ہے۔
 آدم خاک کی زحمت آموخت علم ہے۔ تا بہنقتم آسمان افزوخت علم ہے۔ جمیع علماء سے سیر کا
 اتفاق ہے کہ تمامی ارواح اور بنات جملہ انبیا علیہم السلام میں جو بزرگی اور توقیر
 جناب سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین بی بی فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو ہے وہ کسی اور بی بی کو نہیں جاسے غور ہے کہ وہ بی بی زکیہ عالمہ فاضلہ تہیں چنانچہ
 واسطے دور ہونے سے اس اور صاحبوں کے جو لکھنا پڑنا انگریزوں کا خلاف
 مذہب جانتے ہیں لکھا جاتا ہے اول حضرت بی بی فاطمہ زہرا سیدۃ النساء بنت
 رسول اللہ زوجہ حضرت علی مرتضیٰؑ پر ہی لکھی ہی فاضلہ تہیں چنانچہ بعد وفات آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنے پور بزرگوار کے استعدائے مخلصین و طول خاطر ہوئیں کہ جب
 زندہ رہیں دیکھیں اور اسی حالت میں ایک مرثیہ شعر کا تصنیف فرمایا چنانچہ کچھ شعر
 اور کے کتاب شرح ملائین جو کافیہ کی شرح ہے لکھے ہیں دو شعر واسطے تصدیق بیان کے
 لکھے جاتے ہیں شعر صبت علی مصائب لوانفا + صبت علی الایام
 لیا لیا + ٹوٹ پیرین مجہرہ مصیبتین کہ اگر وہ دنوں پر توٹ پٹین تو راتین ہو جاتے
 وہ دن سہل علی مریشیم تیرہ احمد + الایتم مدی الزمان غو البیا
 سہل ہے اور سپر جو سونگھے مٹی قبر مبارک احمد کو یہ کہ نہ سونگھے بدتون نوشبو کو آب غور
 کرنا چاہیے کہ جب تک کمال علم کا اور واقفیت قواعد تقطیع شعر اور عرض و قافیہ کی
 ہوتی شعر کہنا سبلی دشوار ہوتا ہے بلکہ غیر ممکن ہے یہ چاہے ایسے شعر آبدار مسلمان لکھیں

کی تعلیم کے واسطے فقط یہی نظیر کافی ہو سکتی ہے دو مأم المؤمنین بی بی حضرت
 عائشہ صدیقہ زوجہ محبوبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دختر حضرت ابی بکر صدیقؓ یہی
 لکھی عالمہ فاضلہ تین ہزارون حدیثوں کی اون سے روایت ہے لوگ اس وقت کے
 حضرت المومنین سے آکر صحت احادیث کرتے تھے چنانچہ انہوں نے کچھ
 اشعار قصیدہ حضرت کی تعریف اور منقبت میں تصنیف کیے ہیں کیفیت اسکی
 مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے کتاب سیرۃ الکتاب کہ جو انکی تصنیف
 سے زبان عربی میں ہے لکھی ہے اسکا ترجمہ تالیف غوث میں موجود ہے ملاحظہ اسکے
 دو شعر اسکے لکھے جاتے ہیں **شعر** ولو سمعوا لی مصری واصفا وجدہ
 لما بدلوا فی سوم یوسف من لقدی * لوای ام لبحا لور اب جبیبہ +
 لا اثرن بالقطع القلوب علی الابدی سوم أم المؤمنین بی بی حضرت
 خدیجہ الکبریٰ زوجہ اول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پڑھی لکھی عالمہ فاضلہ کیتاے
 عصر تہیں کتاب توریث میں حال حضرت رسول اللہ کا جب خود بصفات متذکرہ
 کتاب مذکور لکھا دیکھا تو حضرت پر ایمان لائیں اور حضرت کے نکاح میں آئیں اور یہ
 مالدار تاجرہ تہیں دولت بے انتہائی مسبیل اللہ حضرت کے ساتھ نکاح کی خوشی
 تقسیم کر دی چہا رم بی بی آسیہ زوجہ فرعون پڑھی لکھی عالمہ فاضلہ تہیں جنہوں
 جان پیغمبری حضرت موسیٰ کا از روئے علم کتاب کے دریافت کیا اور حضرت موسیٰ
 کو پورس کیا اور انواع واقسام کفالت اور حمایت حضرت موسیٰ کی فرعون سے

کہ دشمن جانی موٹی کا تھا کرتی میں کتب تواریخ میں یہ حال مفصل مرقوم ہے جسکو
 منظور ہو دیکھ لے پنجم زبیدہ جو خاتون کسی ایک خلیفہ عباسیہ کی تین خوب لکھی ٹیڑھی عالمہ فاضلہ
 تین چنانچہ ایک قصہ عجیب و غریب جو ان کے عند دولت میں ہوا خلاصہ اوسکا یہ ہے
 کہ ایک شخص نے جہو باد دعویٰ اپنے عاشق ہونیکا نسبت بی بی زبیدہ کے کیا جب
 زبیدہ خاتون نے اوسکو لالچ زر نقد کا دیا اور کہا کہ یہہ دینار و درم چھتے لے اور اپنے
 دعویٰ عشق سے باز آج وہ عاشق کا ذب مال و زر پر نظر کر کے دعویٰ عشق سے
 درگذرا اوس وقت خاتون نے بجرم دعویٰ خلاف اوس کا ذب کی نسبت حکم قتل کا دیا
 کتاب اخبار الاحیاء اور سلک السلوک میں مفصل لکھا ہے واسطے دریا
 استعدا و علمیت زبیدہ کے یہ نقل کافی ہے جو صاحب چاہیں دیکھ لیں **ششم**
 رضیہ سلطان بگم دختر پادشاہ شمس الدین التمش نہایت دانشمند اور ہوشیار ٹیڑھی لکھی ایسی
 لائقہ اور زیرک تھی کہ بعد وفات شمس الدین التمش کے رکن الدین فیروز شاہ اوسکا
 بیٹا تخت نشین ہندوستان ہوا اور جب کام سلطنت کا اوس سے انجام نہوسکا تب
 بعد سے سات مہینے کے تمامی خیر خواہان اراکین سلطنت نے رکن الدین کو
 تخت پر سے اوتار کر اوسکی بہن رضیہ سلطان بگم کو تخت نشین کیا اور اس عورت نے
 خوب عدل انصاف سے چار سال تک یعنی ۳۶ء لغایت ۳۹ء تک دا
 سلطنت دی خود تخت پر جلوس کرتی اور ہر مظلوم اور مستغیث کی فریاد سنتی اور اپنی
 عدالت سے کسی دنی غریب پر ظلم کسی ظالم کا نہونے دیتی کہ جسکی سلطنت اور حکومت

آج تک یادگار زمانہ ہی اگر یہ عورت با علم نہوتی تو اہالی سلطنت کیوں اپنا پادشاہ
 بناتے ہفتم بی بی فاطمہ سام بڑی صاحبہ اور فاضلہ اولیاء روزگار سے
 تین حال انکی علمیت اور ولایت اور قابلیت کا ملفوظات سلطان المشائخ حضرت
 نظام الدین اولیا رحمہ اللہ علیہ میں مفصل لکھا ہے یا باقرید الدین گنجشکر نے انکو مزید
 عورت فرمایا ہے چنانچہ ایک شعر انکا واسطے صداقت بیان کے جو کتاب اخبار ^{بصورت} ^{خبر}
 میں دیکھا لکھا جاتا ہے۔ یہی واسطے دریافت استعداد کے کافی ہے۔
 ہم عشق طلب کنی وہم جاننجو ہے ہر دو طلبی ملی میسر نشود ہشتم بی بی نجم النساء
 تخلص عصمت یہ عورت زمانہ بابر بادشاہ میں موجود تھیں بی بی نہایت ذہنی استعداد
 عربی فارسی میں اور فن شاعری میں خوب استعداد کتی تھیں چنانچہ ایک مطلع انکا
 بطور نمونہ کے یہاں لکھا ہوں **مطلع کنون** کہ باد صبا مشکبا میگردد و مرغ
 عمر کہ بے وصل یار میگردد۔ ^۹ **نہم** نور جهان بگیم زوجه ابو المنظر نور الدین جہانگیر بادشاہ
 بھٹی بی بی استعداد عورت ہی مفصل حال انکی علمیت اور قابلیت کا تاریخ جہانگیری در کتاب
 جہانگلشن میں لکھا ہے ایک شعر انکی تصنیفات بدیہہ کا واسطے اظہار حال استعداد قلبند
 کیا جاتا ہے شعر نور جهان گرچہ شکل زنت و در صف مردان شیران گلن است
دہم زریب النساء تخلص مخفی دختر ابو المنظر محی الدین عالمگیر شاہی عالم فاضلہ اور صاحب
 دیوان فارسی تھی چند اشعار انکے یہاں لکھے جاتے ہیں اشعار روبہ بر ^{مخطوط}
 زدہ ام ہنجر خاتمہ خط زدہ ام غزلے تان نوسیم مخفی خامد بار در گریط زدہ ام

ولہ جنونم نیزد برسر وطن ویرانہ میخوایم : ازین ناحق شناسان خویش را بگمانہ میسازم :
 ای صاحبو اس جگہ مقام غور ہے کہ عالمگیر پادشاہ تشریح کہ جس نے اپنے عہد دولت میں
 فتاویٰ عالمگیری کہ مستند جمہور علماء ہند و ولایت ہی باہم بحث اور مناظرہ کرا
 مرتب کرائی اگر تعلیم نسوان شرعیاً رواجاً کسی طرح نادرست ہوتی تو ایسا پادشاہ متقی اپنی
 دختر کو نہ پڑھواتا یا ر دہم بی بی اولیا بی بی عالمہ فاضلہ عہد سلطان محمد تعلق شاہ
 پادشاہ میں موجود تھیں اور پادشاہ بڑے عقداونے نکلے فضل اور کمال کا تھا کتاب اخبار اللہ
 سے ثابت ہے اور علاوہ اسکے اور بہت عورتیں جیسا کہ والدہ حضرت بابا فرید الدین
 اور بی بی زلیخا والدہ حضرت نظام الدین پڑھی لکھی تھیں بسبب خیال طولت کتاب کے
 حال اور گناہین لکھا گیا :

فصل چوتھی بیان اسکے کہ ترویج تعلیم نسوان کے لیے
 کیا کیا تدبیریں کرنا چاہئیں

آج جانا چاہیے کہ ملک ہندوستان میں واسطے ترقی ترویج تعلیم نسوان کے
 کون کون سی تدبیریں اور کیا کیا تجویزین بہتر اور مناسب ہیں کہ جنکے وسیلے سے
 تحریریں و ترغیب مکاتبت نسوان عمل میں لائی جاوے دفعہ اول تحریریں و ترغیب
 تعلیم نسوان اسطور پر چاہیے کہ ہر ایک شہر اور قصبے میں ہر محلے کے ممتاز لوگ معلم
 مثل جو پڑھی زمیندار رئیس غزدار اپنی اپنی قوم کے سرگروہ اشراف پڑھے لکھے

مشن یعنی جو لوگ مغز اور معقول عمر رسیدہ ہوں دو دو خواہ تین تین یا زیادہ بطور
 پنج کے واسطے تحریک و ترغیب کے ممبر مکاتب نسوان کے ہر محلے میں تجویز کیے
 جاویں دفعہ دوسری ہر مہینے میں جملہ ممبران محلہ ہائے شہر و قصبہ کی خاص
 جگہ پر جہاں جلسہ خاص و عام ہوں جمع ہو کر مجلس تدریس اور نیز گاہے گاہے
 حکام عمدہ دار بھی رونق بخش اس جلسے کے ہوا کریں اور ممبران تحریک مکاتب
 نسوان حال اپنی کوشش و ترغیب کا ظاہر کیا کریں اور انجام کی جانب سے
 واسطے فراہمی ایک مقدار طلبہ کے وعدہ خوشنودی اور سر فرازی کا ممبران سے
 علی قدر مراتب ہوا کرے خواہ بغایت فرامی انعام یا عطاے پروا نجات نیکنامی
 کہ جس سے ترقی طلبہ و فراخی حوصلہ ممبران دربارہ کوشش ترقی مکاتب و زبروز
 ظہور میں آوے دفعہ تیسری صاحبان ممبر جو ہر ایک محلے میں تجویز کیے
 جاویں ان کو چاہیے کہ اپنے اپنے محلوں میں و بروہر خاص و عام ساکنان محلہ کے
 ایک روز تیار پنج معہود پر ہر ہفتہ خواہ دوسرے ہفتے میں خواہ ایک مہینے میں ایک
 جلسہ مقرر کر کے تحریص و ترغیب پڑھانے لگیوں کی اور فوائد تعلیم اور نصرت تعلیمی کی
 اس طرح سے کہ ناگوار خاطر حضار نہ ہو کمال نرمی اور خوش اخلاقی سے بیان کیا
 کریں دفعہ چوتھی ممبران محلہ کو چاہیے کہ تیار پنج معہودہ جلسہ اپنے محلے خواہ وہ
 محلے کے باشندوں کو شریک جلسہ کر لیا کریں اور اپنے ہم قوم اور باشندگان محلہ سے
 بکمال نرمی و حسن و قبح تعلیم کا بطور و عطر مع کسی قدر عبارت اس کتاب کے اور

نیز ذکر خوشنودی گورنمنٹ کے دوبارہ ترویج تعلیم نسوان بیان کیا کریں دفعہ پانچویں
 ہر محلے میں ممبران محلہ کوئی مکان حفاظت اور پردہ کا کہ جو کسی عذار محلہ کے گھر
 سے متصل ہو واسطے مکتب کے تجویز کریں اور وہ مکان جو واسطے مکتب کے
 مقرر کیا جائے متصل شاہراہ یا گڈ گاہ کے نہو اور کوئی بدوضع چالاک برعاش یا
 کوئی ناپسندیدہ والی عورت مثل طوائف و خانگی یا مشاطہ قریب مکان مکتب کے
 نہ ہتی ہو دفعہ چھٹی اور مخالفت ہو کہ کوئی بدوضع آدمی یا آواز بلند گیت یا کچھ فحش
 بکلتا کہ جسکی آواز مکتب میں جاوے نہ نکلے اور اگر عہد کوئی ایسی حرکت کرے تو پولیس
 سے کچھ اعانت ملا کرے اور کچھ تدارک خفیف واسطے انسداد ایسے شخص بدوضع
 کے جاری ہو دفعہ ساتویں ایک مٹسن نیکیخت سپاہی اوسی محلے کا باشندہ
 واسطے نگہبانی مکتب کے مقرر رہے اور ایک نیکیخت بڑھیا اشراف کہ جو باہر تہی ہو
 واسطے لالے اور پونہچانے لڑکیوں اور خبر گیری ضروری مثل پانی پلانے وغیرہ کے
 مقرر ہو دفعہ آٹھویں اور وہ کتابیں کہ جنکا مضمون آداب اخلاق اور خوبی علم اور
 مذمت جہالت میں ہو اور نیز حساب بیان ہندسہ اور نظام خانہ داری حقوق بزرگان
 میں ہو اورین طلبہ کو پڑھانی جاوین دفعہ نویں اور ایسے مضمون کی کتاب جسے
 کہ شتوی میرسن یا قصیدے لیلی مجنون یا شیرین فریاد یا ایجاد شعراے لکھنؤ وغیرہ ہی طلبہ
 ہرگز نہ پڑھانی جاوے بلکہ اس قسم کی کتابیں از قسم ممنوعات مدارس تصور کی جاوین دفعہ دسویں
 اور اسقدر محافظت اور رعایت اور سلوک اور اطمینان حیا اور پردہ کا نسبت لڑکیوں کے

ملحوظ رہے کہ کسی طرح کا خطرہ اونکی حرمت میں نہ آنے پاوے کہ جو موجب ناخوشی
 والدین طالبات ہو دفعہ گیارہویں واسطے تعلیم کے اگر پڑھی مثن عورت
 دستیاب ہوں تو نہایت مناسب ہو تاکہ بصورت ضرورت وہ روبرو ممبران مکاتب یا
 کسی اہلکار وغیرہ کے آسکے اگر مثن معلمہ سیر نہو تو جوان نیکخت عورت کا ہونا چاہئے
 اگر مثن مرد معلم ہوں تو بھی مضائقہ نہیں دفعہ بارہویں بعضی لڑکیاں زیادہ عمر
 کی جو داخل مدرسہ ہوں اور سبب پردے کے باہر نہ نکلتی ہوں تو ممبران مکتب کچھ
 تجویز سواری ڈولی وغیرہ کی جو مناسب وقت سمجھیں واسطے لیجانے اور لے آنے کے
 کر دین دفعہ تیرہویں جو لڑکیاں محتاجون کی لاوارث داخل مکتب ہوں انکے
 واسطے اس قدر وظیفہ تجویز ہونا مناسب ہے کہ وہ لباس اور خوراک سے اطمینان حاصل
 کریں دفعہ چودھویں اور جماعت طلبہ ہر قوم و مذہب کی علیحدہ علیحدہ ہوں
 یعنی ہندو لڑکیاں علیحدہ مسلمان لڑکیاں علیحدہ اور حتی المقدور معلمہ اور معلم اور چیرا
 اور خادمہ کا بھی اوسی مذہب اور محلہ کا ہونا مناسب ہے تاکہ کسی طرح کا لوگ شک وال
 رسم مذہب میں نہ لادیں اور جاہل معترض نہوں کس لئے کہ سبب جہالت کے غم
 و سوس زیادہ کرتی ہیں دفعہ پندرہویں اور دو شخص اہلکار سرکار خواہ رئیس نہایت
 مغز و ممتاز نیک نام و مسن بنجھاؤں کے ایک قوم ہندو سے اور ایک اہل اسلام سے
 کہ جبکا اعتبار اور وقار خوب نزدیک عایا اور حکام کے پایا جاوے بطور افسران مکتب
 نوان کے تجویز کیے جاوین ہر دو افسر اپنی اپنی قوم و مذہب کے طلبا کا بافتراق

یا علیؑ وہ علیؑ بشرط منظوری ممبران محلہ کے امتحان لڑکیوں کا لیا کریں دفعہ
 سولہویں کوئی حاکم یا اہلکار یا رئیس جو ان عمر داخل مدرسہ نہوں البتہ جو لڑکیاں بہت
 کم عمر ہوں انکو روبرو بلا کر اونکا سبق شکر شاہ شمس و آفرین کہنا واسطے تالیف و ترقی
 شوق کے مناسب ہو دفعہ سترہویں اور بعد امتحان لڑکیوں کے ہر مہینے
 خواہ دوسرے مہینے روبرو و افسران موصوف بطور انعام کچھ لباس خواہ تمغہ خواہ کچھ
 زیور کہ جو ہندوستانی لڑکیوں کو کجاں مرغوب ہوتا ہی خواہ کچھ میوہ موسم کا گورنمنٹ سے
 عنایت ہو کرے دفعہ اٹھارہ او جو جو ممبران مکاتب دیگر اشخاص و عام مکاتب
 شہر اور قصبات تحریک و ترقی مکاتب نسوان میں کوشش کریں چاہیے
 کہ اسناد تحریری حکام کی جانب سے مشعر تحسین و آفرین انکو دہی جاوین کہ جس سے
 اونکے حوصلے زیادہ ہوں دفعہ اونیسویں ایسے مصارف خیر میں کہ بنیاد
 ہر خیر کی ہی واسطے انصرام اور اجراءے کار مکاتب جمیع جاگہ داران و متمولان علی قدر
 مقدور بطور مصارف خیر بطور چندہ کچھ کچھ تجویز کریں اور نیز گورنمنٹ سے امداد ہونا پر
 ہی تاکہ مصارف تنخواہ ملازمان مکاتب اور تجویز مکان مدارس و کتب و وظیفہ و انعام
 طلبا وغیرہ کو کفنی ہو دفعہ بیسویں جو لوگ شہر اور قصبات کے اپنے اپنے محلو
 میں اور قوم میں ایسے ممتاز ہوں کہ انکی اور محلے والے متابعت کرتے ہوں تو مناسب
 ہی کہ مدرسہ نسوان اونکے مکان میں تجویز ہو یہ تہہ تہہ واسطے تالیف قلوب عوام کے
 بشرط اتفاق اسے ممبران کے بہت مناسب ہوگی اس لیے کہ اس ملک کے

لوگ اپنی حورتوں اور لڑکیوں کو اپنے محلے کے غدار کے گھر میں بھیجا معیوب
 نہیں جانتے دفعہ اکیسویں جو لوگ سبب خیر خواہی اور وفاداری گورنمنٹ
 بابت ایام مفسدہ کے صاحب جاہد اور مغزہین اس امر خیرین کہ موجب کمال
 خوشنودی گورنمنٹ کا ہی اپنے ہمسایہ اور قوم اور تابعداروں کی لڑکیوں کو اپنے
 اعتبار اور اختیار سے داخل مدرسہ کرائین کس واسطے کہ وہ لوگ جو خیر خواہی اور
 ذائقہ چشمانعام خیر خواہی ہیں دفعہ بائیسویں ہر ہینے میں بعد امتحان
 طلبا کا ایک نقشہ کہ جس میں کیفیت امتحان طلبا و نام و قومیت مع کارگزاری
 ممبران و تعداد طلبا لکھی ہو بدستخط ممبران کتب محلہ پاس افسرن مہتمم مکاتبت بھیجا جا
 کرے اور سررشتہ صاحب یکڑی میوٹیل کمیٹی سے احکام خوشنودی مزاج نسبت
 کارگزاران ترقی طلبا جاری ہو کرین دفعہ سولہویں اور نظام ترویج مکاتبت
 دیہات اس صورت پر عمل میں لایا جاوے کہ جو لوگ بڑے بڑے زمیندار مالگزار
 نمبردار تعلقہ دارین جلسوں میں بلوائے جایا کرین اور حکام عالی مقام اپنی بان
 مبارک سے ذکر خوشنودی گورنمنٹ کا درباب ترویج مکاتبت سنوان فرمایا کرین
 دفعہ چوبیسویں تعلقہ دارون کو چاہیے کہ بامید خوشنودی گورنمنٹ اپنے
 دیہات زمینداری اور مالگزاری میں باتفاق کارندہ و پٹواری مقدم و شرفاً
 رعایا کو دوبارہ ترویج مکاتبت سنوان تحریریں اور ترغیب دین اور اپنی اپنی خوشنودی
 اس کار نیک کے اجر میں ظاہر کرین جیسا کہ واسطے ترقی چین اور تردوس کے

کوشش عمل میں لاتے ہیں اور رعایا قبول و منظور کرتی ہو اور رعایا دیہات
 اپنے زمینداروں کا کہا ہمیشہ قبول کرتی ہو دفعہ چھٹی^{۲۵} میں اور ہر ایک موضع
 میں ایک ایک مدرسہ تعلیم نسوان کا وسط گاؤں میں یا پیدان یا دیگر کسی غدار کے
 مکان میں تجویز ہو دفعہ چھٹی^{۲۶} میں اور واسطے اس تجویز کے جو بہل آدمی
 دیہہ میں رہتے ہوں اون میں سے دو تین شخص اور پیدان پٹواری بھی شامل ہو کہ
 پنج بطور ممبران محلہ ہا۔ ہا شہر حسب تجویز زمیندار مقرر ہوں دفعہ ستاویس^{۲۷} میں
 اور جو لوگ ساکنان دیہات اپنی لڑکیوں کو مدرسہ میں داخل کریں زمیندار اور پٹواری
 اور مقدم وغیرہ بہت نرمی کے ساتھ اپنی خوشی اور رضامندی اور خوشنودی کو
 اون پر ظاہر کریں کہ جس سے تالیف قلوب عوام اور ترقی طلبا ہو دفعہ آٹھ^{۲۸} میں
 بعض بعض دیہات میں کوئی کوئی پنڈت یا کوئی بہلا آدمی یا ملائے خواندہ ہا کرتا ہو
 زمیندار تجویز ممبران کتب دیہہ جس شخص کو ان میں سے لائق پڑھانے کے مناسب
 سمجھیں مدرس تجویز کریں دفعہ آٹھ^{۲۹} میں اور جس گاؤں میں کوئی شخص خواندہ
 نہ ہو تو چاہیے کہ یہ کام تعلق پٹواری کے رہے کہ وہ ملازم سرکاری برائے چند
 کام کتب نسوان کا لیوے کس واسطے کہ اس کا غیر جسمین بہلانی عوام اور خوشنودی
 حکام ہی پٹواریوں سے کہ پڑھے لکھے ہو شیار ہوتے ہیں کہہ مدد دینی و شہدین
 اور پٹواری یہ بھی خوب سمجھیں کہ اون کی محنت حاکم کوئی قدر دانی سے ضائع نہ ہوگی بلکہ
 اسکے نیک نامی پاویں گے دفعہ تیسویں^{۳۰} میں پٹواری کو چاہیے کہ نگرانی مدرسہ اپنے

ذمے نہ سمجھیں بلکہ دوپار مہینے کے واسطے اپنے ذمے جانیں اور یہ بھی لازم
 جانیں کہ جو شخص بہلا آدمی یا کوئی ہوشیار ذہین لڑکی ہو وہ معلوم کیا جائے اور جان
 ایسا ممکن نہ ہو دیکر دہیدہ و قصبہ وغیرہ بے تلاش ہو کر تجویز کیا جائے دفعہ اکتیسویں
 اور ہر مہینے میں ایک بار امتحان لڑکیوں کا روبرو ممبران مکتب دہیدہ ہو کر اسے اس وقت
 کوئی سیوہ یا شیرینی یا دوپے رنگین یا چوڑیاں یا بندیا وغیرہ جو دیہات کی لڑکیوں کو
 از بس مرغوب ہوتی ہیں بطور انعام دی جاویں دفعہ ستائیسویں اور ایک نقشہ
 بقید تعداد طلباء و قومیت و کیفیت امتحان بقید تاریخ و ماہ و سال مع کیفیت کارگزاری
 ممبران مکتب دہیدہ دستخط زمیندار و سپواری ہر مہینے میں معرفت تحصیلدار بحضور حکام
 نیو سپل کمیٹی آیا کرے دفعہ تینتیسویں اور ممبران مکتب باتفاق رائے زمیندار
 دربارہ مصارف یعنی تنخواہ مدرس کچھ مناسب تجویز کریں اور کوئی مناسب فکر کر کے
 بحضور حکام کمیٹی عرض کریں اور گورنمنٹ سے بھی دربارہ اس مصارف کے مد فرمایا
 مناسب ہی دفعہ چونتیسویں اور جمیع حکام انگریز بہادر حکام ہندوستانی و جملہ
 اہکاران ملازمان با تحت اپنے اور اپنے ملازمان سچ سے خوشنودی فرما لیں اپنے
 کی دربارہ ترویج تعلیم نسوان کے وقتاً فوقتاً ظاہر کیا کریں اور گاہ کا ہے استفسار
 اس بات کا بھی اون اشخاص سے جو خاص تا بعد از خواہ ملازم ہوں ضرور فرمائے
 کہ کس کس شخص نے تم لوگوں میں سے لڑکیاں واسطے تعلیم کے داخل مکتب
 کیں یا کسی اپنے ہمسایہ یا ہمعوم یا ملازم تمہارے تمہاری کوشش اور فرمائش

سے لڑکی داخل مدرسہ کی جب کوئی اہلکار یا ملازم داخل کرنا لکھیوں گا بیان کرنے
 تو وہ شخص مورد تحسین و آفرین کا فرمایا جاوے کہ واسطے تحریریں اور تالیف قلوب کے
 فرمانا اوقات نعمت کا اپنے تابعدار سے ہر پہلی کام میں تجربہ کیا گیا ہے کہ اگر تمام
 رکھتا ہے دفعہ ہینتیسویں ^{۳۱} رقم کتاب ہدایت سالہا سال سیر و سفر میں رہا اور
 حال بعض بعض جاگیر داران و اجوتانہ مثل کوٹہ و بونڈی و آئور و شجرا و بیگا
 و آوڈی پور و جودھ پور و جی پور و ٹونکٹ وغیرہ وزیر حال رعایا اوس طرف کا بھی
 بچشم خود اچھی طرح دیکھا تو راج تعلیم نسوان تو کیا راج تعلیم اطفال بھی وہاں خوب
 طرح نپایا ہماری سرکار گردون قار نے جو شجرا ویز اور تباہی واسطے بہتری اور رفاہ
 باشندگان اپنی رعایا کے جاری فرمائیں واسطے جگہ رعایا سے راجگان رئیسان
 کے کہ جو دلی دوستدار اور خیر خواہ اور وفادار سرکار انگلشیہ کے ہیں دربارہ ترویج
 اس کار خیر کے دوستانہ بذریعہ اس کتاب مفید خلائق کے مضمون سے اطلاع
 فرمائی جاوے تاکہ رعایا دوستداروں کی بھی محروم نہ رہے حدیث میں
 وارد ہے کہ نیک وہ شخص ہے جو بہت لوگوں کو نفع پہنچا دے اور فائدہ علم کا
 ایسا ہی کہ جس سے بہتری دنیا اور دین کی حاصل ہوتی ہے دفعہ ہینتیسویں ^{۳۱} اور
 تباہی اور شجرا ویز دربارہ ترویج تعلیم نسوان ^{۱۸۶۴} ع میں صاحبان نیوسپل کدیٹی ضلع بلی
 کی بیگناہ سے جاری ہو کر اشرافیہ ہوتیں ہیں بعض تباہی کا اون میں سے بھی
 تجویز ہونا مناسب ہے *

گزارش مصنف

بخدمت جمیع باشندگان ممالک ہندوستان بیہ التماس ہی بہ سب پر روشنی
 ہو کہ تمامی زوال سلطنت سلاطین باقصیہ ہندوستان کا اور کلہ ام ہونا فوج کا اور بباد
 رعایا کی صرف سبب تعلیمی اور جہالت کو روایات اہل ہنہ کے سمونی اور کتب تواریخ سے
 ظاہر ہو کہ بنیاد تمامی شرف و فساد کی تعلیمی اور نادانی ہی اور علم سے عورتوں کو حتمین
 اور اطمینان قلبی حاصل ہوتے ہیں اور چونکہ جواز لکھنے پڑھنے عورتوں کا اب سبب
 دہرم شاستر کے مذہب ہنود میں اور مطابق آیت اور حدیث کے مسلمانوں میں
 اور قواعد تجویز مکاتب سنوان کا شہر و اطراف میں نجوبی اور بصریح تمام سبب صاحبزادے
 واضح ہوا تو اب انصاف اور حق شناسی اور حق کو نشی مقضی سبب کی ہو کہ ایسے
 کار خیر کے اجراء میں سب صاحب باشندگان ہندوستان ہنود اور مسلمان کہ ہمت کی
 جست باذہن اور نا سمجھ لوگوں کو نفع علم اور ضرر تعلیمی سے آگاہ کریں اور قطع نظر
 ان سب باتوں کے ہر ملت و مذہب میں بدل تا بعداری اور فرمانبرداری پادشاہ
 وقت کی ہر ایک رعایا پر واجب ہو گیا کہ لوپتی اجنبیت میں لکھا ہی کہ پر جا سکے چاہے
 تو اپنے راجا کو رضی رکھے اور خدا سے تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہی کہ
 اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یعنی تا بعداری کرو خدا
 کی اور رسول کی اور جو تم میں سے حاکم ہو تو اب بقول شخصے ایک اور ایک گیاہ

یعنی ایک تو اس ترویج تعلیم نسوان میں دور ہونا جہالت کا اور رائج ہونا تعلیم عورتوں کا جو مطابق احکام مذہبی سب عیال کے ہی دوسرے حاصل ہونا رضامندی اور خود ^{شیکاری} اپنی شہنشاہ ملکہ معظمہ دام اللہ ملکھا و حشمہا کا ارباعث خوشنودی تمام ہالیان ^{کت} خصوص جناب بندگانِ فی شان نواب مستطاب معالی القاب عالم نپاہ کیوان بارگاہ موجود واحد بہبود رفاه فلک نعمت خورشید منزلت سکندر شوکت عدالت گستر عیت پروردگار شناس اہل جوہر جناب نواب ستر ولیم میوور صاحب ^{لک} بہار لفظنت گونڈ بہادر ^{لک} مغربی و شمالی دام اللہ قبائلہم و اجلا لہم متصور ہی تو لازم ہوگا کہ بدل جان ہندو و مسلمان ترویج تعلیم مکاتب نسوان میں حتی الوسع متوجہ ہو کر بخوبی تمام رواج دین اور جو صاحب کہ بسبب تعلیم علم انگریزی کے اپنی اولاد کے پڑھنے لکھنے سے آگاہ ہو گئے ہیں اور انکی اولاد جو بافضل الہی اب برسر کار باجوہ و وقار ہیں واسطے ترویج تعلیم نسوان کے مصروف ہو جاویں اور جن صاحبوں کو سبب و سوسا بطل کے انکار رہا اور انجام کار انکی اولاد علم سے محروم رہے اور انکو افسوس و حسرت حاصل ہوئے اب چاہیے کہ واسطے دور ہونے اور اس حسرت اندوہ کے اپنی اولاد کی تعلیم میں مصروف ہو جاویں بقول صحیح کا بھولا اگر شام کو آوے تو اور سکو بھولا نہیں کہتے ہیں اور جہانتک خاص و عام ساکن ہندوستان اس مضمون راقم پر گاہی پاویں واسطے سمجھنے نا دان لوگوں کے دریغ توجہ نفرادین اور نادان جاہلون کی ناکارہ جاہلانہ گفتگو کا برا نہ مانیں مضامین اس کتاب کے جہانتک مناسب معلوم ہوئے نادان لوگوں کو سناتے رہیں بصدق

السَّعْيُ مَبْنِيٌّ وَلَا نَمَامٌ مِّنْهُمُ إِلَّا نَمَامُ اللَّهِ تَعَالَى كوشش کرنا میری طرف سے ہے اور
 اختتام کو پونہ یا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے سلف سے یہ قاعدہ چلا آتا ہے
 کہ نیک کام کوشش اور جانفشانی سے رواج پاتے ہیں اور تغافل و کم تو جہی
 سے مسدود ہو جاتے ہیں اگر سب صاحب اس کا رخیہ میں بہت عالمی مصروف کہیں
 تو خدا سے امید کلی ہے کہ محنت اونکی ایگان سجاوگی جاہل لوگ کب تک نہ سمجھیں گے
 ہی کہ رفتہ رفتہ آپ سمجھ جاویں گے کوشش اور محنت کی ایگان نہیں جاتی ہے اور یہ
 ہدیہ مختصر مبرجداق برگ سبز بہت تحفہ درویش ہے اگر قبول افتد زہی عوذ شرف فقط

۱
 ۲
 ۳

